احمدی مستورات کی تعلیم و تربیت کے لئے

ماھنامہ

مصباح

مدیر
مرزا خلیل احمد قمر

تبوک 1395 ہش، ستمبر 2016ء

جلد نمبر-------89/64

شمارہ نمبر--------9

مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ مصباح

چناب نگر (ربوہ) ضلع چنیوٹ

پبلشر، پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

قیمت فی شمارہ:.......... 25 روپے

سالانہ چندہ پاکستان:...... 300 روپے

PH: 0092-047-6211064

E.Mail:.officemisbah@yahoo.com

www.misbah-lajnapk.org

فہرست مضامین مصباح ستمبر 2016ء

قال اللہ تعالیٰ

☆اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ابراہیم کو اس کے ربّ نے بعض باتوں کے ذریعے آزمایا اور اس نے ان کو پورا کر دکھایا (اس پر اللہ نے) فرمایا کہ میں تجھے یقیناً لوگوں کا امام مقرر کرنے والا ہوں (ابراہیم نے) کہا اور میری اولاد میں سے بھی (امام بنائیو) (اللہ نے) فرمایا (ہاں مگر) میرا وعدہ ظالموں تک نہیں پہنچے گا۔ (البقرہ:125)

☆اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اٹھا رہا تھا اور (اس کے ساتھ) اسمٰعیل بھی (اور وہ دونوں کہتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے ربّ ہماری طرف سے (اس خدمت کو) قبول فرما۔ تو ہی (ہے جو) بہت سننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔ (البقرہ:128)

اے ہمارے رب! اور (ہم یہ بھی التجا کرتے ہیں کہ) ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار (بندہ) بنا دے اور ہماری اولاد میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار جماعت بنا اور ہمیں ہمارے (مناسب حال) عبادت کے طریق بتا اور ہماری طرف (اپنے) فضل کے ساتھ توجہ فرما یقیناً تُو (اپنے بندوں کی طرف) بہت توجہ کرنے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (البقرہ:129)

اور اے ہمارے ربّ! (ہماری یہ بھی التجا ہے کہ تو) انہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے یقیناً تو ہی غالب اور حکمتوں والا ہے۔ (البقرہ:130)

قال الرسول ﷺ

☆ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہجرت کے بعد مدینہ میں دس سال گزارے اور آپؐ نے ہمیشہ عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کی۔

☆ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے دریافت کیا کہ عیدالاضحیٰ کی قربانی واجب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول ﷺ خود بھی قربانی کرتے تھے اور آپؐ کی اتباع میں صحابہؓ بھی کرتے تھے۔ اس شخص نے اپنے سوال کو پھر دہرایا اور کہا کیا قربانی واجب ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا۔ کیا تم میری بات سمجھ نہیں سکتے۔ میں کہتا ہوں کہ رسول ﷺ خود بھی قربانی کیا کرتے تھے اور آپؐ کے ساتھ دوسرے......بھی۔''

☆ زید بن ارقمؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ کے صحابہؓ نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہؐ یہ عیدالاضحیٰ کی قربانیاں کیسی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ تمہارے جدِّ امجد ابراہیمؑ کی جاری کی ہوئی سنت ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ پھر ہمارے لئے اس میں کیا فائدہ کی بات ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔ قربانی کے جانور کے جسم کا ہر بال قربانی کرنے والے کے لئے ایک نیکی ہے۔ جو اسے خدا سے اجر پانے کا مستحق بنائے گی۔''

(تاریخ طبری، بحوالہ فتح الباری شرح بخاری)

ارشادات عالیہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''اے خدا کے بندو اپنے اس دن میں کہ جو بقر عید کا دن ہے غور کرو اور سوچو کیونکہ ان قربانیوں میں عقلمندوں کے لئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کئی گلّے اونٹوں کے اور کئی گلّے گائیوں کے ذبح کرتے ہیں۔ اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کیا جاتا ہے۔ اور اسی طرح زمانہ (دین حق) کے ابتدا سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے۔ اور میرا گمان ہے کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطۂ شمار سے باہر ہیں۔ اور ان کو ان قربانیوں پر سبقت ہے کہ جو نبیوں کی پہلی اُمتوں کے لوگ کیا کرتے تھے اور قربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان کے خون جمع کئے جائیں اور ان کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہو جائیں اور دریا بہہ نکلیں اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رواں ہونے لگے۔

ہمارے دین میں ان کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اس سواری کی طرح یہ سمجھے گئے ہیں کہ جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو اور اس وجہ سے ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمان داری سے ادا کرتا ہے۔''

اداریہ

عیدالاضحیٰ

ہماری شریعت جو ایک دائمی اور عالمگیر شریعت ہے اور حکیم وعلیم ہستی کی طرف سے آئی ہے۔ فطرت انسانی کے سارے پہلوؤں کی تربیت کو ملحوظ رکھتی ہے اور گو تربیت انسانی کے متعدد پہلو ہیں مگر فطرت انسانی اور شریعت کے بغور مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ تربیت کے مختلف پہلوؤں میں سے شریعت نے دو چیزوں کو زیادہ اہمیت دی ہے اور یہ دو چیزیں مال اور جان کی قربانی سے تعلق رکھتی ہیں کیونکہ یہ دونوں امور حقیقتاً ایک جڑ کی طرح ہیں۔ جس میں سے تنا نکلتا ہے اور اس میں سے دوسری شاخیں پھوٹتی ہیں۔ روحانی اور اخلاقی تربیت کے ان دو پہلوؤں کے متعلق احکام خداوندی ہے (ترجمہ) ''یعنی خدا تعالیٰ نے مومنوں کی جانیں (النفس کے لفظ میں اپنی جان اور متعلقین کی جانیں ہر دو شامل ہیں) اور ان کے مال اس شرط کے ساتھ خرید لئے ہیں کہ وہ انہیں اس کے بدلہ میں جنت عطا کرے گا۔''

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ (ترجمہ) ''خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ خدا کے راستے میں کوشش کرتے رہتے ہیں ان لوگوں کو بھاری درجہ عطا کیا ہے جو (صرف ذاتی نماز روزے میں مصروف رہ کر) بیٹھے رہتے ہیں۔'' پس مال اور جان کی قربانی اور ان قربانیوں کے لئے مومنوں کی تربیت کا انتظام دینی تعلیمات کا ایک اہم ترین حصہ ہے اور سچ تو یہ ہے کہ یہ وہ وسیع میدان ہیں جس میں دین حق کی تمام قربانیاں مختلف صورتوں میں چکر لگاتی ہیں اور دین حق کے بیشتر احکام انہی دو قسم کی قربانیوں کی تربیت کے لئے نازل کئے گئے ہیں۔ چونکہ یہ دونوں قربانیاں فطرت انسانی کے لئے بنیادی چیزیں ہیں۔ اگر (دین حق) صرف مال کی قربانی پہ زور دیتا یا اگر صرف جان کی قربانی پر زور دیتا تو اس ادھورے پروگرام کے ماتحت تربیت پانے والے لوگ یقیناً ایسے ہوتے کہ ان کا آدھا دھڑ تندرست اور تروتازہ ہوتا اور باقی آدھا دھڑ کمزور اور لاغر ہونے کی وجہ سے نیم مردہ نظر آتا اور یہ لوگ کسی قومی امتحان کے وقت یقیناً کچے دھاگوں سے بہتر ثابت نہ ہوتے پس (دین حق) میں کمال حکمت سے ان دونوں قسم کی تربیت کو اہمیت دے کر ان کی طرف یکساں توجہ دی ہے اس نے امت......کو مالی قربانی کی بھی تاکید کی ہے اور جانی قربانی کی تربیت کے لئے بھی مناسب حال احکام صادر کئے ہیں۔

حقیقی جنت کا حصول صرف اسی صورت میں ممکن ہے (خواہ وہ دین کی جنت ہو یا دنیا کی جنت) کہ جب وہ مالی اور جانی دونوں قسم کی قربانی پیش کرے۔ قوموں کی ترقی کا بھی اس دہری قربانی کے سوا کوئی اور ذریعہ نہیں۔ انہیں لازماً جانی اور مالی ہر دو قسم کی قربانیوں کی بھٹی میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ پس (دین حق) نے عیدالاضحیٰ کے موقع پر

جانوروں کی قربانی مقرر فرمائی تو اس میں یہی گہری غرض مدِّ نظر ہے کہ تا اس کے ذریعہ سے اُمت کو جانی قربانی کی طرف توجہ دلائی جائے اور یہ غرض عیدالاضحیٰ کی قربانی سے ہمیں اس طرح حاصل ہوتی ہے۔☆اس طرح کہ اس قربانی کے ذریعہ حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کی یاد زندہ اور تازہ ہوتی رہتی ہے جنہوں نے اپنا جسم اور اپنی روح دونوں خدا کی راہ میں قربان کر دیئے اور پھر اس قربانی کے نتیجہ میں خداوند کریم نے رسول اکرمﷺ جیسا مبارک ثمر پیدا کیا☆اس طرح کہ......کو اس ذریعہ سے توجہ دلائی جائے کہ جس طرح یہ بھیڑیں، بکریاں، اونٹ اور گائے بیل جو انسانوں کی ملکیت ہیں اور ان کی جانیں انسان کے فائدے کی خاطر قربان ہوتی ہیں اسی طرح انسان کو بھی جو اشرف المخلوقات ہے چاہئے کہ وہ بھی ضرورت کے وقت اپنی قوم اور اپنے دین اور خالق و مالک کی خاطر قربان ہونے کے لئے تیار رہے اور وقت پڑنے پر لبیک لبیک کہتا ہوا آگے آجائے۔سوم اس طرح جانوروں کے ذبح ہونے کا نظارہ دکھا کر......کے دلوں میں سے خوف اور دہشت کے ان دقیق جذبات کا تدارک کیا جائے جو اکثر گوشت نہ کھانے والے قوموں کے اندر پیدا ہو کر ان کی کمزوری کا موجب بن جاتے ہیں اور اسی لئے (دین حق) نے اس بات کی تحریک کی ہے کہ حتی الوسع قربانی کرنے والا خود اپنے ہاتھ سے قربانی کرے اور کم از کم کسی خاص مجبوری کے سوا اپنے سامنے قربانی کروائے۔

یہ وہ عظیم الشان سبق ہیں جو قربانیوں کے باب میں امت کو سکھائے گئے ہیں۔مگر افسوس ہے کہ آج کل کے بعض نوتعلیم یافتہ لوگ جو رموز اور اسرار شریعت سے بالکل ناواقف ہیں اور ہر چیز کو مادی عینک کی نظر سے دیکھنا چاہتے ہیں قربانیوں کی حکمت اور ان کی غرض و غایت کو سمجھے بغیر شور مچاتے رہتے ہیں کہ ان قربانیوں کی جگہ نقد امداد کا نظام قائم کر دیا جائے۔جب ہمارا یہ ایمان ہے کہ شریعت ہمارے علیم و حکیم خدا کی نازل کردہ ہے جو ہر قسم کی انسانی ضرورتوں اور ان ضرورتوں کے پورا کرنے کے مناسب طریقوں کو سب سے بہتر جانتا ہے۔اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ یہ شریعت دائمی، مستقل اور غیر متبدل ہے تو اس صورت میں ہمارا کیا حق ہے کہ ہم اس کے احکام میں اپنے خیالات سے تبدیلیاں کرتے پھریں۔اور اس طرح شریعت کو نعوذ باللہ انسانوں کے تخیل کا کھلونا بنا دیں۔لیکن اس کے لئے بہت ضروری ہے کہ ہمارے دلوں میں دین کیلئے رغبت اور دینی باتوں کے لئے احترام کا جذبہ اور احکام شریعت سیکھنے اور سمجھنے کا شوق پیدا ہو۔کیونکہ اس کے بغیر موجودہ زمانے کے مادی رجحانات کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

(حضرت مرزا بشیر احمدؓ۔۔بحوالہ الفضل 19 اگست 1950ء)

پاکیزہ منظوم کلام

پر بنانا آدمی! وحشی کو ہے اِک معجزہ
معنیٔ رازِ نبوت ہے اسی سے آشکار

نور لائے آسمان سے خود بھی وُہ اک نور تھے
قومِ وحشی میں اگر پیدا ہوئے کیا جائے عار

اے مرے پیارو شکیب و صبر کی عادت کرو
وہ اگر پھیلائیں بدبو تم بنو مشکِ تتار

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامانِ دِمار

جس نے نفسِ دوں کو ہمت کر کے زیرِ پا کیا
چیز کیا ہیں اس کے آگے رستم و اسفند یار

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

دیکھ کر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدتِ گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار

پاک دل پر بدگمانی ہے یہ شقوت کا نشاں
اب تو آنکھیں بند ہیں دیکھیں گے پھر انجام کار

اِفترا ان کی نگاہوں میں ہمارا کام ہے
یہ خیال اللہ اکبر کس قدر ہے نابکار

آنکھ رکھتے ہو ذرا سوچو کہ یہ کیا راز ہے
کس طرح ممکن کہ وہ قدوس ہو کاذب کا یار

یہ کرم مجھ پر ہے کیوں کوئی تو اس میں بات ہے
بے سبب ہرگز نہیں یہ کاروبارِ کردگار

افاضات

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

(دین حق) اور عورتوں کے حقوق کی حفاظت

''(دین حق) کی خوب صورت تعلیم پر مغرب میں جہاں اور بہت سے اعتراض کئے جاتے ہیں وہاں ایک یہ بھی ہے کہ عورت کو اس کا صحیح مقام نہیں دیا جاتا۔ یہ ایک انتہائی جھوٹا اور گھناؤنا الزام ہے جو عورت کے دل سے (دین حق) کی حسین تعلیم کو نکالنے کے لئے دجالی قوتوں نے لگایا ہے۔ حالانکہ مغرب جو آج عورت کی آزادی کا دعویدار ہے خود یہاں بھی ماضی میں چند دہائیاں پہلے تک عورت کو بہت سے حقوق سے محروم کیا جاتا تھا۔ بیسویں صدی میں بھی بہت سے ایسے حقوق تھے جن سے عورتیں صرف اس لئے محروم تھیں کہ وہ عورت ہے۔ تو اِن لوگوں کو کیا حق پہنچتا ہے کہ (دین حق) پر اعتراض کریں کہ (دین حق) میں عورت کے حقوق نہیں ہیں۔ پس کوئی عورت، کوئی بچی مغرب کے اس دجل سے متاثر نہ ہو۔'' (جلسہ سالانہ جرمنی 2003ء مستورات سے خطاب ص 29)

''(دین حق) کی تعلیم میں جہاں ہر چھوٹے سے چھوٹے معاملے میں بھی احکامات موجود ہیں اور معاشرتی گھریلو یا ذاتی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے بارے میں ہمیں بتا نہ دیا گیا ہو اور قرآن کریم کی جن باتوں کی وضاحت ضروری تھی وہ ہمیں آنحضرت ﷺ نے اپنے عمل اور ارشادات سے سمجھا دی اور اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کے بارے میں بتایا جو بظاہر چھوٹی ہیں لیکن انسانی زندگی کے اخلاق اور صحت پر اثر انداز ہو سکتی ہیں اتنی باریکی سے ذاتی زندگی میں جا کر احکامات دیئے گئے ہیں کہ (دین حق) کے مخالفین کو اگر کوئی اور اعتراض نہیں ملا تو یہی کہہ دیا کہ یہ کیسا مذہب ہے، یہ کیسا رسول ہے؟، کہ ایسی باتوں کا بھی حکم دیتا ہے جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ جو گھریلو یا ذاتی نوعیت کی باتیں ہیں۔ لیکن ان عقل کے اندھوں کو یہ پتہ نہیں لگتا کہ یہی باتیں ہیں جو اخلاق اور مذہب پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جس طرح باقی معاملات میں اور مختلف احکامات دیئے ہیں اس میں عورت کے حقوق کا بھی ذکر فرمایا ہے، اس میں عورت کے فرائض کا بھی ذکر فرمایا ہے، اختیارات کا ذکر فرمایا ہے، ذمہ داریوں

کا بھی ذکر فرمایا ہے۔اور بعض اوقات ہمیں پتہ نہیں لگتا اور قرآن کریم کو غور سے نہ پڑھنے کی وجہ سے پتہ نہیں لگتا یا یہاں اس معاشرے میں رہنے کی وجہ سے ہم متاثر ہو جاتے ہیں بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں اور بظاہر یوں لگ رہا ہوتا ہے کہ عورت پر سختی ہے۔حالانکہ وہ باتیں عورت کے عزت واحترام کے قائم کرنے کے لئے اور عورت کی گھریلو اور ذاتی زندگی اور معاشرتی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ہوتی ہیں۔'' (ج س برطانیہ 2004ء)

''یہاں کے لوگ جو اس معاشرے میں رہ رہے ہیں اس معاشرے کی وجہ سے ان لوگوں کی باتوں میں آ جاتے ہیں۔خاص طور پر عورتیں سمجھتی ہیں کہ (دین حق) میں عورت کی حیثیت ایک کم درجے کے شہری کی ہے اور اصل مقام جو ہے وہ صرف مرد کو دیا گیا ہے۔حالانکہ یہ غلط پروپیگنڈہ ہے جو (دین حق) کے دشمنوں نے (دین حق) کے خلاف کیا ہے اور اس پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر ایسی عورتیں جن کو قرآن کریم یا دین کی صحیح تعلیم کا علم نہیں اور انہوں نے اس کا صحیح مطالعہ نہیں کیا، وہ ان کی باتوں میں آ جاتی ہیں۔خاص طور پر نوجوان نسل بعض دفعہ متاثر ہو جاتی ہے۔اس لئے میں نوجوان نسل سے کہتا ہوں کہ یہ دجال کی ایک چال ہے کہ آہستہ آہستہ......عورتوں کو ان کا ہمدرد بن کر (دین حق) سے اتنا دور لے جاؤ کہ (دین حق) کی آئندہ نسل اُن سوچوں کی حامل ہو جائے جو (دین حق) کی تعلیم سے دور لے جانے والی ہیں اور اس طرح وہ اپنا مقصد حاصل کر لے۔احمدی عورت کو ہمیشہ ان سوچوں سے بچنا چاہئے اور دنیا کو بتا دینا چاہئے کہ تم جو کہہ رہے ہو غلط ہے۔(دین حق) نے عورت کو جو تحفظ دیا ہے اُور کوئی مذہب اتنا تحفظ نہیں دیتا۔ اور ہمیں اس زمانے میں جس طرح کھول کر حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے بتا دیا ہے اس کے بعد تو ممکن ہی نہیں کہ ایک احمدی عورت کسی دجالی چال یا کسی فتنے میں آئے۔'' (مستورات سے خطاب۔ج سالانہ برطانیہ 2004ء)

''اب یہ لوگ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے اگر پہلے مغرب میں عورت کے حقوق نہیں تھے تو اب تو ہم نے قائم کر دئے ہیں۔تو یہ غلط کہتے ہیں۔یہ اب انہوں نے قائم نہیں کئے بلکہ یہ عورت نے خود لڑ بھڑ کر شور مچا کر ایک ردِعمل کے طور پر لئے ہیں۔اگر آپ ان لوگوں کے گھروں میں جھانک کر دیکھیں تو ان حقوق کے حصول کے بعد مرد جو ظاہراً یہی کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے آزادی ہونی چاہئے، عورت کو بھی آزادی ملنی چاہئے، حقوق ٹھیک ہیں، لیکن اس پر عموماً مرد خوش نہیں ہیں۔کیونکہ یہ تمام ایک ردِعمل کے طور پر ہے اور اس طرح جو حقوق لئے جاتے ہیں وہ یقیناً غیر فطری ہوں گے اور جو

چیز فطرت سے ٹکراؤ کے بعد ملے وہ کبھی سکون کا باعث نہیں بنتی۔ آپ مشاہدہ کرلیں مغرب کی زندگی اس نام نہاد آزادی اور غیر فطری حقوق کے بعد بے سکونی اور بے چینی کی زندگی ہے اور جو کوئی بھی اس غیر فطری طرز عمل کو اختیار کرے گا وہ بے سکون ہی ہوگا۔ اس لئے ان کی اس چکا چوند سے اتنی متاثر نہ ہوں کہ یہ بہت آزادی کے علمبردار ہیں اور پتہ نہیں ان کی کتنی خوبیاں ہیں۔''

''حقوق کے لحاظ سے دونوں کے حقوق ایک جیسے ہیں۔ اس لئے مرد یہ کہہ کر کہ مَیں قوام ہوں اس لئے میرے حقوق بھی زیادہ ہیں، زیادہ حقوق کا حق دار نہیں بن جاتا۔ جس طرح عورت مرد کے تمام فرائض ادا کرنے کی ذمہ دار ہے اسی طرح مرد بھی عورت کے تمام فرائض ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔''

ہمارے ہاں یہ محاورہ ہے کہ عورت پاؤں کی جوتی ہے، یہ انتہائی گھٹیا سوچ ہے، غلط محاورہ ہے۔ اس محاورے کا مطلب یہ ہے کہ جب عورت سے دل بھر گیا تو دوسری پسند آ گئی اس سے شادی کر لی اسے چھوڑ دیا اور پہلی بیوی کے جذبات و احساسات کا کوئی خیال ہی نہ رکھا گیا تو یہ انتہائی گھٹیا حرکت ہے۔ عورت کوئی بے جان چیز نہیں ہے بلکہ جذبات و احساسات رکھنے والی ایک ہستی ہے۔ مردوں کو یہ سمجھایا ہے کہ یہ ایک عرصے تک تمہارے گھر میں سکون کا باعث بنی، تمہارے بچوں کی ماں ہے، ان کی خاطر تکلیفیں برداشت کرتی رہی ہے۔ اب اس کو تم ذلیل سمجھو اور گھٹیا سلوک کرو اور بہانے بنا بنا کر اس کی زندگی اجیرن کرنے کی کوشش کرو تو یہ بالکل ناجائز چیز ہے۔ یا پھر پردہ کے نام پر باہر نکلنے پر ناجائز پابندیاں لگا دو۔ اگر کوئی (بیت) میں جماعتی کام کے لئے آتی ہے تو الزام لگا دو کہ تم کہیں اور جا رہی ہو۔ یہ انتہائی گھٹیا حرکتیں ہیں جن سے مردوں کو روکا گیا ہے حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے کہ تمہارا عورت سے اس طرح سے سلوک ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ جس طرح دو حقیقی دوست ایک دوسرے کے لئے قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں اس طرح مرد اور عورت کو تعلق رکھنا چاہئے کیونکہ جس بندھن کے تحت عورت اور مرد آپس میں بندھے ہیں وہ ایک زندگی بھر کا معاہدہ ہے اور معاہدے کی پاسداری بھی (دین حق) کا بنیادی حکم ہے۔ معاہدوں کو پورا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ٹھہرتے ہیں۔ اور کیونکہ یہ ایک ایسا بندھن ہے جس میں ایک دوسرے کے رازدار بھی ہوتے ہیں اس لئے فرمایا کہ مرد کی بہت سی باتوں کی عورت گواہ ہوتی ہے کہ اس میں کیا کیا نیکیاں ہیں،

کیا خوبیاں ہیں، کیا برائیاں ہیں۔اس کے اخلاق کا معیار کیا ہے؟ تو حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرمار ہے ہیں کہ اگر مرد عورت سے صحیح سلوک نہیں کرتا اور اس کے ساتھ صلح صفائی سے نہیں رہتا، اس کے حقوق ادا نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کیسے ادا کرے گا، اس کی عبادت کس طرح کرے گا، کس منہ سے اس سے رحم مانگے گا؟ جبکہ وہ خود اپنی بیوی پر ظلم کرنے والا ہے۔اس لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے وہی اچھا ہے جو اپنے اہل سے اچھا ہے، اپنی بیوی سے اچھا ہے۔تو دیکھیں یہ ہے عورت کا تحفظ جو (دین حق) نے کیا ہے۔اب کونسا مذہب ہے جو اس طرح عورت کو تحفظ دے رہا ہو۔اس کے حقوق کا اس طرح خیال رکھتا ہو۔'' (مستورات سے خطاب۔ج سالانہ برطانیہ 2004ء)

''ایک حق جس کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے جماعت میں پریشانی بڑھتی چلی جارہی ہے جس کی عدم ادائیگی نے نہ صرف گھروں میں بے سکونی پیدا کی ہوئی ہے بلکہ کئی لڑکیاں جو پاکستان سے یا کئی دوسری جگہوں سے شادی ہو کر یہاں آتی ہیں ان کو اپنے گھروں سے دُوری کی بھی انتہائی تکلیف میں مبتلا کیا ہوا ہے۔پھر پاکستان میں جوان کے ماں باپ ہیں ان کی پریشانی کی وجہ سے ان کی نیندیں الگ اڑ رہی ہیں گو بعض لڑکوں سے بھی یہ زیادتیاں ہو رہی ہیں اور لڑکی یا لڑکی کے ماں باپ یہ زیادتیاں کر رہے ہیں۔ ماں باپ کا کردار ان زیادتیوں میں زیادہ ہے۔لیکن مرد پھر بھی مرد ہونے کی وجہ سے اپنے نقصان کو پورا کرنے کی کوشش کر لیتا ہے۔گو تکلیف سے ہی سہی لیکن اس کا یہ وقت گزر ہی جاتا ہے۔لیکن عورت کو معاشرے کی نظریں بھی تکلیف دے رہی ہوتی ہیں پس ایسے لوگوں جو جان بوجھ کر محض اپنی ذاتی اناؤں کی وجہ سے ایسی حرکتیں کر رہے ہوں چاہے کوئی بھی فریق ہو انہیں خدا کا خوف کرنا چاہئے، پھر بعض دفعہ عہدے دار بھی خدا کا خوف نہیں کرتے اور غلط طرف داریاں کر کے اس ظلم میں شامل ہو جاتے ہیں۔پس خدا کا خوف رکھتے ہوئے ہر ایک کو اپنے آپ کو روحانی بیماریوں سے بچانے کی ضرورت ہے۔'' (خ م جلد 12 ص 359)

عید الاضحیٰ کی قربانیاں

عید کے معنی ایسی اجتماعی خوشی کے دن کے ہیں جو بار بار آئے اور (دین حق) میں تین عیدیں مقرر کی گئی ہیں۔ایک جمعہ کی عید ہے جو سات دن کی نمازوں کے بعد آتی ہے اور آنحضرتﷺ کے ارشاد کے ماتحت ساری عیدوں میں سب سے زیادہ اہم اور برکت والی عید ہے۔گو تھوڑے تھوڑے وقفہ پر آنے کی وجہ سے لوگ عموماً اس کی قدر کو نہیں پہچانتے۔دوسرے عید الفطر ہے جو ہر سال رمضان کی تیس روزہ عبادت کے بعد آتی ہے اور اس کا نام عید الفطر اس واسطے رکھا گیا ہے کہ رمضان کے روزوں کے بعد گویا اس عید کے ذریعے مومنوں کی افطاری ہوتی ہے اور تیسری عید الاضحیٰ ہے جو ذوالحجہ مہینہ کی دسویں تاریخ کو حج کی عبادت کے اختتام پر (جو نو تاریخ کو ہوتا ہے) آتی ہے۔اور پاکستان میں یہ عرف عام میں بقر عید کہلاتی ہے اور بعض لوگ اسے بڑی عید بھی کہتے ہیں۔

عید الاضحیٰ کا نام عید الاضحیٰ اس واسطے رکھا گیا ہے حدیث میں بھی آنحضرتﷺ نے اسے اسی وجہ سے اس نام سے یاد فرمایا ہے کہ یہ قربانیوں کی عید ہے کیونکہ اضحیٰ کا لفظ عربی زبان میں اضحاۃ یا اضحیہ کی جمع ہے جس کے معنی قربانی کے جانور کے ہیں اور اس دن کا دوسرا نام (دینی) اصطلاح میں یوم النحر بھی ہے جس کے معنی قربانی والے دن کے ہیں اور یہ دونوں نام خود آنحضرتﷺ نے استعمال فرمائے ہیں اور حدیث میں کثرت کے ساتھ آتے ہیں۔اور حدیث کی کوئی کتاب بھی ان ناموں کے ذکر سے خالی نہیں بلکہ حق یہ ہے کہ ان ناموں کے سوا اس دن کے لئے حدیث میں کوئی نام استعمال ہوا ہی نہیں۔ اس تعلق میں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ حج والی قربانیوں کے لئے قرآن شریف اور حدیث میں ھدی کا لفظ استعمال ہوا ہے نہ کہ اضحیٰ کا لفظ جو عید الاضحیٰ کی قربانیوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ صحیح روایات سے ثابت ہے عید الاضحیٰ ہجرت کے بعد دوسرے سال میں شروع ہوئی (زرقانی و تاریخ الخمیس) اور اس طرح آنحضرتﷺ کی زندگی میں گویا نو دس ''بڑی عیدیں'' آئیں۔اس کے مقابل پر حج آپ نے صرف ایک دفعہ کیا ہے اور یہ وہی حج ہے جو حجۃ الوداع کہلاتا ہے۔ یہ حج آنحضرتﷺ نے ہجرت کے دسویں سال میں ادا فرمایا۔(طبری و فتح الباری شرح بخاری) اور اس کے صرف اڑھائی ماہ بعد آپ وفات پا گئے۔قرآن شریف نے صراحت فرمائی ہے کہ حج کی عبادت کا آغاز حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں ہوا (سورۃ حج رکوع نمبر 4) جنہوں نے خدائی حکم سے اپنے پلوٹھے فرزند حضرت اسمٰعیل کو مکہ کی بے آب وگیاہ

وادی میں لا کر آباد کیا۔ جہاں زندگی کے بقا کا کوئی سامان نہیں تھا، اور حقیقتاً یہی حضرت ابراہیمؑ کے اس خواب کی تعبیر تھی جس میں آپ نے دیکھا کہ میں اپنے بچے کو ذبح کر رہا ہوں۔ اس موقعہ پر خدا نے بچے کی قربانی کی جگہ ظاہر میں جانور کی قربانی مقرر فرمائی مگر حقیقت کی رو سے انسان کی قربانی بھی برقرار رہی۔ یہ گویا پہلا انسانی وقف تھا جو خدا کی راہ میں پیش کیا گیا تھا کہ جس سے بالآخر عالمگیر شریعت کے حامل سید ولد آدم فخر انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا وجود باجود پیدا ہونے والا تھا۔ حج میں قربانی کی رسم اسی اسمٰعیلی قربانی کی ایک ظاہری علامت ہے تاکہ اس کے ذریعہ اس بے نظیر قربانی کی یاد زندہ رکھی جا سکے۔ جس کے شجرہ طیبہ نے مکہ کی بظاہر بے ثمر وادی میں وہ عدیم المثال ثمر پیدا کیا جس کے دم سے دنیا میں روحانیت زندہ ہوئی زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گی۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ انا ابن الذبحین ’’یعنی میں دو ذبح ہونے والی ہستیوں کا فرزند ہوں‘‘ ایک اسمٰعیل کا جسم جو گویا مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں آباد کر کے عملاً ذبح کر دیا گیا اور دوسرے اسمٰعیل کی روح جو خدا کے حضور وقف علی الدین کے ذریعہ قربان ہوئی۔ عید الاضحیٰ کی قربانی اسی مقدس قربانی کی یادگار ہے۔

ایک رعایت...... نے قربانیوں کے معاملہ میں بھی ضرور دی ہے اور یہ رعائت ’’خدا انسان پر صرف اسی قدر ذمہ داری ڈالتا ہے جو اس کی طاقت کے اندر ہو) کے سنہری اصول کے ماتحت دی گئی ہے اس رعائت کا مقصد یہ ہے کہ صرف وہی لوگ قربانی کریں جن کی مالی حالت اس کی اجازت دے۔ غیر مستطیع لوگوں پر جو قربانی کی طاقت نہیں رکھتے یہ بوجھ کسی صورت میں نہیں ڈالا گیا اور قربانی کے گوشت کے بہتر سے بہتر استعمال کے لئے یہ حکم دیا گیا ہے کہ خود بھی کھاؤ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو بھی دو، اپنے ہمسائیوں کو بھی ہدیہ بھجوادو اور اپنے محلے کے غریب اور مفلس لوگوں میں بھی یہ تقسیم کروتا کہ جانی قربانی کے سبق کے علاوہ اس عید کی خوشی میں جس طرح تمہاری روحیں حصہ لیتی ہیں اسی طرح تمہارے جسم بھی حصہ لیں اور تمہارے عزیز اور اقارب اور غریب ہمسائے بھی۔ اور عبادت کے اجر میں جسم کا حصہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ عبادت اور خدمت دین کے کام میں جسم اور روح دونو پر بوجھ پڑتا ہے تو یہ خدائے رحیم وحکیم کی رحمت سے بعید ہے کہ وہ عبات کی ادائیگی میں تو جسم اور روح دونوں پر بوجھ ڈالے مگر اس کے اجر میں جسم کو محروم کر دے یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جہاں عیدوں کے روحانی پہلو پر زور دیا ہے وہاں آپؐ نے حکیمانہ الفاظ بھی فرمائے ہیں کہ ’’یعنی اے ......عید کے ایام میں اپنے جسموں کا بھی حق ادا کیا کرو اور انہیں دوسرے ایام کی نسبت زیادہ بہتر اور زیادہ سیر کن کھانا دو کیونکہ ذکر الٰہی کے ساتھ ساتھ یہ دن تمہارے کھانے پینے کے بھی دن ہیں‘‘

(مضامین بشیر جلد 2)

☆جن کو استطاعت نہ ہو

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

قائداعظم محمد علی جناح

تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ نہ صرف مخصوص دینی اور روحانی میدان میں بلکہ ہر قسم کے میدان میں جو بنی نوع انسان کے لئے مفید ہو، اپنے بعض بندوں کو نصرت فرما کر انسانیت کی ترقی کا سامان پیدا کرتا ہے۔ اور یقیناً اس کی یہ سنت ...... کے ساتھ زیادہ مخصوص ہے۔ کیونکہ وہ اس کے محبوب رسول اور اولین و آخرین کے سردار کی طرف منسوب ہونے والی قوم ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی مشیّت نے قائداعظم محمد علی جناح کو بھی اسی رنگ میں اپنی خاص نصرت سے نوازا اور ان کے ذریعہ اس براعظم کے ...... کا سیاسی شیرزاہ غیر معمولی رنگ میں متحد کر دیا۔ قائداعظم میں بہت سی خوبیاں تھیں مگر ان کا جو کام سب سے نمایاں ہو کر نظر آتا ہے وہ یقیناً یہی ہے کہ ان کے ذریعہ ...... ہندوستان (میری مراد تقسیم سے پہلے کا ہندوستان ہے۔) اپنے سیاسی اتحاد کی لڑی میں پروئے گئے جو اس سے پہلے بالکل مفقود تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ قائداعظم کا سب سے بڑا کارنامہ پاکستان کا وجود ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بیشک پاکستان کا وجود ایک بہت بڑا کارنامہ ہے جو غالباً دنیائے سیاست میں عدیم المثال سمجھا جا سکتا ہے۔ مگر میری نگاہ قائداعظم محمد علی جناح کے اس کارنامہ کی طرف زیادہ اٹھتی ہے جو خود تو پاکستان نہیں مگر پاکستان کو وجود میں لانے کا سب سے بڑا بلکہ ظاہری اسباب کے لحاظ سے گویا واحد ذریعہ ہے۔ میری مراد ...... کا سیاسی اتحاد ہے جس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اتحاد میں وہ برکت اور وہ طاقت ہے جو دنیا کی اور کسی چیز کو حاصل نہیں۔ قائداعظم سے پہلے ہندوستان کے ...... سیاسی لحاظ سے ایک منتشر گلّہ کی صورت میں تھے جس کی بھیڑیں دو دو چار چار کی ٹولیوں میں اِدھر اُدھر پھرتی ہوئی جنگل کے بھیڑیوں کا شکار ہو رہی تھیں اور جو چاہتا ان کی جس ٹولی کو پکڑ کر اپنے پیچھے یا کسی دوسرے کے پیچھے لگا لیتا تھا اور اس طرح ...... کے سواد اعظم کا سارا زور آپس کے تفرقہ اور انشقاق کی نذر ہو رہا تھا اور (دین حق) کا ہوشیار دشمن ...... کی اس کمزوری سے پورا پورا فائدہ اٹھانے میں مصروف تھا۔ مگر خدا نے ہاں ہمارے علیم و قدیر خدا نے محمد علی جناح کو یہ توفیق عطا کی کہ ان کے ذریعہ ہندوستان کے پچانوے فیصد ...... سیاسی اتحاد کی لڑی میں پروئے گئے۔ اور جب یہ اتحاد قائم ہو گیا تو پھر اس اتحاد کا وہ لازمی اور طبعی نتیجہ بھی فوراً ظہور میں آ گیا جو ازل سے مقدر تھا یعنی دشمن نے ہتھیار ڈال کے ...... کے متحدہ مطالبہ کو مان لیا۔ کیونکہ دس کروڑ کی قوم کا متحدہ مطالبہ کو رد کر دینا دنیا کی کسی طاقت کے اختیار میں نہیں ہے۔ قائداعظم کے کارناموں میں ...... کے سیاسی اتحاد کو نمبر 1 پر رکھونگا اور پاکستان کے وجود کو نمبر دو پر اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ہر عقلمند شخص میرے اس نظریہ سے

اتفاق کرے گا۔

...... کے سیاسی اتحاد اور پاکستان کے وجود کے بعد قائداعظم محمد علی جناح کا سب سے بڑا کام اور سب سے بڑا وصف ان کا عزم اور استقلال تھا۔ دنیا جانتی ہے کہ ان کے رستہ میں بعض اوقات ایسی ایسی مشکلات آئیں کہ وہ کو اکثر انسانوں کو بے دل کرنے اور ہمت ہار کر سمجھوتہ کر لینے پر مجبور کر دیتی ہیں مگر قائداعظم محمد علی جناح ہمیشہ ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنی جگہ پر قائم رہے اور ...... کی کشتی کو نہایت عزم اور استقلال کے ساتھ چلاتے اور ارد گرد کی چٹانوں سے بچاتے ہوئے منزل مقصود پر لے آئے بعض اوقات درمیان میں ایسے نازک مواقع بھی آئے کہ جب دنیا نے انہیں بظاہر سمجھوتے کی طرف مائل ہوتے ہوئے محسوس کیا اور گو وقتی حالات کے ماتحت وقتی سمجھوتے قابل اعتراض نہیں ہوتے مگر بعد کے حالات نے بتا دیا کہ یہ صرف دشمن کے ساتھ گفت وشنید کا ایک حکیمانہ انداز تھا اور یہ کہ آخری مقصد کو کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ریڈیو کی رپورٹ کے مطابق دہلی کے مشہور اخبار ہندوستان ٹائمز نے مسٹر جناح کی وفات پر تبصرہ کرتے ہی یہ الفاظ لکھے کہ مسٹر جناح نے دنیا کے سب سے بڑے سیاستدان (غالباً پنڈت نہرو کی طرف اشارہ ہے یا شاید مسٹر گاندھی مراد ہوں) کے ساتھ زور آزمائی کی اور اس مقابلہ میں فتح پائی۔

قائداعظم محمد علی جناح کا تیسرا نمایاں وصف ہر قسم کی پارٹی بندی سے بالا ہو کر غیر جانبدارانہ انصاف پر قائم رہنا تھا۔ یہ وصف بھی قومی ترقی اور ملکی استحکام کے لئے نہائت ضروری چیز ہے اور پاکستان کے سب سے پہلے گورنر جنرل نے اس معاملہ میں بہترین مثال قائم کر کے پاکستان کی حکومت کے لئے ایک دائمی مشعلِ راہ پیدا کر دی ہے۔ قائداعظم کے نزدیک پاکستان کے شیعہ اور سنی، احمدی اور اہل حدیث پارسی اور عیسائی اور پھر نام نہاد اچھوت اور غیر اچھوت سب ایک تھے اور ان کے لئے صرف یہی ایک معیار قابل لحاظ تھا کہ ایک شخص کام کا اہل ہو اور یہ وہی زریں معیار ہے۔ جس کی طرف قرآن شریف نے ان مبارک الفاظ میں توجہ دلائی ہے کہ: ترجمہ

یعنی اے...... خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ چونکہ حکومت کے عہدے ایک ملکی امانت ہیں۔ پس تم ہمیشہ اس امانت کو اہل لوگوں کے سپرد کیا کرو خواہ وہ کوئی ہوں اور پھر جو شخص کسی عہدہ پر مقرر ہو اس کا فرض ہے کہ سب لوگوں کے درمیان کامل عدل کا معاملہ کرے۔

مرنے والے لیڈر میں خوبیاں تو بہت تھیں مگر میں اس جگہ صرف ان تین بنیادی خوبیوں کے ذکر پر ہی اکتفا کرتا ہوں یعنی اتحاد و تنظیم، عزم و استقلال اور غیر جانب دارانہ انصاف اور میں پاکستان کے ...... سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان خوبیوں کو اپنا مشعلِ راہ بنائیں۔ کیونکہ قائداعظم محمد علی جناح کی یہی بہترین یادگار ہو سکتی ہے کہ ان کے نیک اوصاف کو زندہ رکھا جائے۔ اور دراصل دنیا میں وہی شخص زندہ رہتا ہے۔ جس کی قوم اس کی یاد کو زندہ رکھتی ہے۔

کشکول میں بھر دے جو مرے دل میں بھرا ہے

جو درد سسکتے ہوئے حرفوں میں ڈھلا ہے　شاید کہ یہ آغوش جدائی میں پلا ہے
غم دے کے کسے فکرِ مریضِ شبِ غم ہے　یہ کون ہے جو درد میں رس گھول رہا ہے
یہ کس نے مرے درد کو جینے کی طلب دی　دل کس کے لئے عمرِ خضر مانگ رہا ہے
ہر روز نئے فکر ہیں ہر شب ہیں نئے غم　یا رب یہ مرا دل ہے کہ مہمان سَرا ہے
ہیں کس کے بدن دیس میں پابندِ سلاسل　پردیس میں اک روح گرفتارِ بلا ہے
کیا تم کو خبر ہے رہ مولا کے اسیرو!　تم سے مجھے اک رشتۂ جاں سب سے سوا ہے
آ جاتے ہو کرتے ہو ملاقات شب و روز　یہ سلسلۂ ربط بہم صبح و مسا ہے
اے تنگیٔ زنداں کے ستائے ہوئے مہمان　واچشم ہے دل باز درِ سینہ کھلا ہے
تم نے مری جلوت میں نئے رنگ بھرے ہیں　تم نے مری تنہائیوں میں ساتھ دیا ہے
تم چاندنی راتوں میں مرے پاس رہے ہو　تم سے ہی مری نُقرئی صبحوں میں ضیا ہے
کس دن مجھے تم یاد نہیں آئے مگر آج　کیا روز قیامت ہے! کہ اک حشر بپا ہے
یادوں کے مسافر ہو تمناؤں کے پیکر　بھر دیتے ہو دل پھر بھی وہی ایک خلا ہے
سینے سے لگا لینے کی حسرت نہیں مٹتی　پہلو میں بٹھانے کی تڑپ حد سے سوا ہے
یا رب یہ گدا تیرے ہی در کا ہے سوالی　جو دان ملا تیری ہی چوکھٹ سے ملا ہے
گم گشتہ اسیرانِ رہِ مولا کی خاطر　مدت سے فقیر ایک دعا مانگ رہا ہے
جس رہ میں وہ کھوئے گئے اس رہ پہ گدا ایک　کشکول لئے چلتا ہے لب پہ یہ صدا ہے
خیرات کر اب ان کی رہائی مرے آقا　کشکول میں بھر دے جو مرے دل میں بھرا ہے
میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے　میں تیرا ہوں! تو میرا خدا میرا خدا ہے

(کلام طاہر ص 51-52)

بسلسلہ تجویز شوریٰ 2013ء

اُردو زبان کی بعض اصطلاحات

قواعد: یہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ گرامر کے لحاظ سے یہ واحد ہے۔ قاعدہ کے معنی اصول، ضابطہ، قانون اور بنیاد کے ہیں۔ اصطلاح میں قواعد سے مراد زبان کا وہ علم ہے جس میں زبان کی ساخت حروف کی تعداد، الفاظ کی قسمیں تذکرہ اور تانیث کے اصول، واحد، جمع کے قاعدے الفاظ سازی کے قوانین، افعال ،، افعال کی قسمیں، مفرد اور مرکب الفاظ جملوں کی بناوٹ اور قسمیں، فاعل مفعول اور حرف جار کے استعمال اور اسی قسم کے دوسرے مسائل زیر بحث آتے ہیں۔

انشاء: عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے لغوی معنی عبارت لکھنے اور دل سے کوئی بات پیدا کرنے کے ہیں اور اصطلاح میں اپنے مافی الضمیر کا مُرتب و منظم طریقے سے اظہار انشاء کہلاتا ہے۔

انشاء کی اقسام: تقریری، تحریری۔

مضمون نگاری: بیانیہ، استدلالیہ، تقاریر۔ مباحثے

گرامر: گرامر یا قواعد زبان کی ساخت، الفاظ کی اقسام ان کے باہمی رابطہ تراکیب اور جملوں میں ان کی ترتیب اور عمل سے تعلق رکھنے والے اصولوں اور ضابطوں کا نظام جس کے مطالعہ سے زبان کے صحیح استعمال کا شعور حاصل ہوتا ہے۔

نثر کی تعریف: نثر کے لفظی معنی بکھیرنے کے ہیں۔ نثر خیالات اور جذبات کے اظہار کا سیدھا سادہ بے تکلف اور قدرتی ذریعہ ہے اس میں نہ وزن کی قید ہے نہ قافیے اور ردیف کی۔

نفس مضمون کے اعتبار سے نثر کی دو قسمیں ہیں۔

ادبی وغیر ادبی نثر۔ افسانوی وغیر افسانوی۔

علمی موضوعات: بالعموم سنجیدہ عبارت کا تقاضا کرتے ہیں۔

اسلوب کے اعتبار سے نثر کی اقسام:

نثر عاری: روزمرہ اردو، سادہ نثر کوئی وزن نہیں ہوتا۔

نثر مرجز: جس میں وزن تو ہو مگر قافیہ نہ ہو۔

نثر مقفّیٰ: جس میں وزن اور قافیہ دونوں ہوں۔

نثر مسجّع: جس کے دو جملوں کے تمام الفاظ ایک دوسرے کے ہم وزن ہوں اور حروف آخر بھی موافق ہو۔

معنی کے لحاظ سے نثر کی دو اقسام ہیں۔

سلیس: آسانی سے سمجھ میں آنے والی۔

دقیق: جب لفظ مشکل سے سمجھ میں آئیں۔

ہیلن کیلر

ایک باہمّت خاتون

آج ہم آپ کو ایک انتہائی باہمت خاتون کے بارے میں بتاتے ہیں جس نے گونگے پن اور نابینا پن (Deaf and blind) کی ملی جلی کیفیت کا شکار ہونے کے باوجود اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ اس خاتون کا پورا نام ہیلن آدمز کیلر تھا۔ وہ جون 1880 میں البامہ، امریکہ میں پیدا ہوئی تھی اور مصنف و سیاستدان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھی اور کامیاب استاد بھی تھی۔

ہیلن کیلر پیدائشی طور پر گونگی اور بہری نہیں تھی۔ بلکہ وہ محض ڈیڑھ سال کی تھی جب وہ معدے اور دماغ کی بیماری میں مبتلا ہوئی۔ اگرچہ یہ بیماری زیادہ عرصہ نہ چلی مگر معصوم ہیلن کیلر کو گونگا اور بہرہ کرگئی۔ اُس وقت تک ہیلن کیلر اس قابل ہو چکی تھی کہ وہ کچھ نہ کچھ مارتھا واشنگٹن (جو اُن کے گھر کھانا پکانے والوں کی 6 سال کی بچی تھی) کے ساتھ اشاروں میں بات کر سکے۔ یہاں تک کہ سات سال کی عمر میں ہیلن کیلر گھر میں استعمال ہونے والے 60 سے زائد اشارے سیکھ چکی تھی۔ جیسے پانی مانگنا، گرم اور ٹھنڈا میں فرق وغیرہ۔ بہر حال سات سال کی عمر میں اُس کی پڑھائی کا آغاز ہوا تو اُس کے لیے ایک ٹیچر محترمہ این سلیوان (Anne Sullivan) کا انتخاب کیا گیا۔ ٹیچر اُس کو پڑھانے گئی تو ہیلن کے لیے تحفتاً ایک گُویا (doll) ساتھ لے گئی اور اُس کے ہاتھ پر ''d-o-l-l'' کر کے سمجھایا۔ اسی طرح پانی کا تصور سمجھانے کے لیے ہیلن کے ہاتھ پر تھوڑا سا پانی ڈالا گیا۔

ہیلن آٹھ سال کی تھی کہ اُسے نابینا بچوں کے ایک ادارے میں داخل کرا دیا گیا۔ 1894ء میں ہیلن کیلر اور اُس کی ٹیچر محترمہ این سلیوان نیو یارک آ گئے۔ ذہین ہیلن 1900ء تک اس قابل ہو چکی تھی کہ ریڈکلف کالج میں داخل ہو سکے۔ چنانچہ 1904ء میں 24 سال کی عمر میں ہیلن کیلر نے وہاں سے بی اے کی ڈگری حاصل کر لی اور اس طرح بی اے کی ڈگری حاصل کرنے والی وہ دنیا کی پہلی Deafblind خاتون بن گئی۔ پھر بعض طبی وجوہ کی بنا پر جوانی کے آغاز میں ہی اُس کو مصنوعی آنکھیں لگا دی گئیں۔ بہر حال ہیلن کیلر نے بولنا بھی سیکھ لیا۔ اور اب زندگی کا اکثر حصہ اُس نے تقریریں کرنے اور لیکچر دینے میں گزارا۔ اُس کی محسوس کرنے کی حِس غضب کی حد تک

تیز تھی، لہٰذا وہ بولنے والے کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اُس کی باتوں کو سمجھ لیا کرتی تھی۔ اسی طرح آواز سے تھرتھرانے والی میز پر ہاتھ رکھ کر وہ قریب بجنے والی موسیقی سے بھی لطف اندوز ہوا کرتی تھی۔

ہیلن نے معذوروں کی بھلائی کے لیے بھی بہت کام کیا۔ لہٰذا 1915ء میں اُس نے "ہیلن کیلر انٹرنیشنل آرگنائزیشن" بنائی جس کا بنیادی مقصد بینائی پر تحقیق کرنا تھا۔ اسی طرح 1920ء میں امریکہ میں بننے والی 'امریکن سول لبرٹیز یونین' بنانے میں بھی ہیلن کی کاوشیں قابل ذکر ہیں۔ وہ امریکہ کی سیاسی سوشلسٹ پارٹی سے بھی تعلق رکھتی تھی لہٰذا اُس نے صدر کے انتخاب کے لیے اس پارٹی کے امیدوار کی سیاسی تگ و دو میں بہت کام کیا۔ اس کے علاوہ وہ اخبارات میں کالم بھی لکھا کرتی تھی۔ اُس نے بہت سے مضامین بھی لکھے۔ علاوہ ازیں وہ 12 کتب کی مصنفہ بھی ہے۔ پہلا مضمون اُس نے 11 سال کی عمر میں لکھا تھا۔ 22 سال کی عمر میں جبکہ وہ کالج میں پڑھتی تھی، اُس نے اپنی ٹیچر این سلیوان کی مدد سے اپنی سرگذشت بعنوان The Story of My Life لکھی۔

ہیلن نے دنیا بھر میں کم وبیش چالیس ممالک کا سفر کیا جس میں سب سے زیادہ مرتبہ وہ جاپان گئی اور جاپان کے لوگ اُس سے والہانہ محبت کرتے تھے۔

اُس نے Grover Cleveland سے لے کر Johnson Lyndon B. تک کے تمام امریکی صدور سے ملاقاتیں بھی کیں اور کئی مشہور ومعروف لوگوں کے ساتھ بھی اُس کا تعلق رہا تھا جیسے گراہم بیل، چارلی چپلن اور مارک ٹوئن وغیرہ۔ ہیلن کیلر اپنی ٹیچر این سلیوان کا اتنا احترام کرتی تھی کہ جب 1936ء میں این فوت ہوئی تو اُس کا ہاتھ ہیلن کیلر نے پکڑ رکھا تھا۔

ہیلن کیلر 1961 میں بیمار ہوگئی۔ 1964 میں اُس وقت کے امریکی صدر Lyndon B. Johnson نے اُسے امریکہ کے اعلیٰ ترین سول اعزاز Presidential Medal of Freedom سے نوازا۔ بعد میں اُس نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ American Foundation for the Blind کے لیے فنڈز اکٹھا کرنے کے لئے وقف کردیا۔

یکم جون 1968ء کو ہیلن کیلر اپنی اٹھاسویں (88) سالگرہ سے چند ہفتے قبل نیند کے دوران وفات پا گئی۔ اُس کی میت کو انتہائی احترام اور اعزاز کے ساتھ واشنگٹن ڈی سی میں رکھا گیا اور پھر اُس کی استاد این سلیوان کے ساتھ سپردخاک کردیا گیا۔

جون 1980ء میں اُس وقت کے امریکی صدر جمی کارٹر صاحب کی منظوری سے ہیلن کیلر کی سوویں سالگرہ کے موقع پر پورے امریکہ میں ہر سال ہیلن کیلر ڈے منانے کا اعلان کیا گیا۔

بحوالہ ویب سائٹ: (wikipedia.org/Helen_Keller)

☆☆☆☆

واٹس ایپ کی چند بہترین ٹرکس

دنیا بھر میں واٹس ایپ کے ایک ارب سے زائد صارفین ہیں اور یہ بہت زیادہ استعمال کی جانے والی App ہے، تاہم بہت کم افراد اس میں موجود دلچسپ ٹرکس سے واقف ہوتے ہیں، جس سے اس ایپ کے استعمال کرنے کا مزہ دوبالا ہو جاتا ہے:

بولڈ، اٹالک، اسٹرائیک تھرو:

آپ واٹس ایپ میں اپنے ٹیکسٹ کو اب سجا کر بھی پیش کر سکتے ہیں۔

بولڈ: کسی لفظ کو بولڈ کرنا چاہتے ہیں تو اس کے آگے اور پیچھے "*" لگا دیں مثال کے طور پر *سلام*۔

اٹالک: اپنے لفظ کے شروع اور آخر میں _ کا اضافہ کریں جیسے _سلام_۔

اسٹائیک تھرو: اپنے لفظ کے شروع اور آخر میں ~سلام~

بلیوٹک ختم کریں:

واٹس ایپ اوپن کریں، سیٹنگز، اکاؤنٹ اور پھر پرائیویسی میں جائیں، مگر وہاں ایسا کرنے پر آپ بھی نہیں دیکھ سکیں گے کہ دیگر افراد نے آپ کے پیغامات پڑھے ہیں یا نہیں۔

بلیوٹک میسج میں ظاہر نہ ہونے دیں:

جب کوئی میسج موصول ہو تو ایئرپلین موڈ Mode آن کریں، میسج اوپن کریں اور پڑھ لیں۔ بھیجنے والے کے سامنے بلیوٹک اس وقت نہیں آئے گا جب تک آپ واٹس ایپ کو دوبارہ اوپن نہیں کرتے۔

چیٹ ہسٹری کو محفوظ کریں:

سیٹنگز میں جا کر پہلے چیٹ اور پھر چیٹ بیک اپ میں جائیں۔ اپنی چیٹ سیٹنگز کو کونفیگر کر دیں تا کہ بیک اپ ہفتہ وار یا ماہانہ بنیادوں پر بنیں اور اگر چاہے تو اس میں ویڈیوز کو بھی شامل کر سکتے ہیں۔

کمپیوٹر اور فون سے فائلز کا ٹرانسفر کرنا:

ایک گروپ تشکیل کریں، جس میں ایک دوست کو شامل کر کے پھر ڈیلیٹ کر دیں تا کہ آپ اکیلے ہی گروپ

میں رہ جائیں۔اب واٹس ایپ ویب اوپن کریں اور کیو آر کوڈ کے ذریعے لاگ ان ہو جائیں جس کے بعد واٹس ایپ گروپ کے ذریعے جو میڈیا فائل چاہیں اسے کمپیوٹر میں منتقل کر دیں یا کوئی بھی چیٹ اوپن کر کے وہاں سے فائلز کمپیوٹر میں ٹرانسفر کر دیں۔

15 ایم بی سے بڑی فائل بھیجیں:

فائل شیئرنگ کے حوالے سے واٹس ایپ کی صلاحتیں محدود ہیں۔RAR,ZIP,PDF,WORD,APK ایگزی، فائل کے علاوہ کوئی فائل شیئر نہیں کی جا سکتی جبکہ یہ فائلز بھی 15 ایم بی تک ہی ہونی چاہئیں۔یہاں پر کلاؤڈ سینڈ نامی ایپ کام آتی ہے۔اس ایپ پر فائل اپ لوڈ کریں اور دیئے گئے لنک کو مطلوبہ صارف کو دے دیں۔جب وہ اس پر کلک کریں گے تو باآسانی فائل ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

واٹس ایپ پر موبائل نمبر تبدیل کریں:

اکثر واٹس ایپ پر دیگر صارفین آپ کا فون نمبر دیکھ سکتے ہیں، لیکن اگر آپ متعدد موبائل فونز رکھتے ہیں تو نمبر تبدیل کرنے کے لئے اسے ان انسٹال کر کے دوبارہ انسٹال کرنا ہوتا ہے۔تاہم ایسا کرنے کا ایک آسان طریقہ بھی موجود ہے۔سیٹنگز میں اکاؤنٹس پر کلک کریں وہاں پر واٹس ایپ کا نمبر تبدیل کرنے کا آپشن موجود ہوگا اس پر کلک کریں۔یہاں دو فیلڈز موجود ہوں گی، پہلی فیلڈ میں اپنا نیا نمبر اور دوسری میں پرانا نمبر ڈالیں اور ڈن پر کلک کریں۔اس کے بعد نمبر نئے نمبر پر منتقل ہو جائے گا۔

لاسٹ سین (Last seen) فیچر کو بند کریں:

یہ فیچر ویسے تو کام کا ہے کیونکہ اس سے آپ کو پتا چلتا ہے کہ آپ کا دوست کس وقت آن لائن تھا، تاہم اس سے صارف کی پرائیوسی پر بھی اثر پڑتا ہے۔اس فیچر کو بند کرنے کے لئے اکاؤنٹ میں جا کر لاسٹ سین بٹن پر کلک کریں اور ضروری تبدیلیاں عمل میں لائیں۔

اپنے دوست کی پروفائل تصویر بدل دیں:

کانٹیکٹس (contacts) میں جائیں اور اپنے دوست کا نمبر کاپی کریں، اب کسی تصویر کو لے کر اس پر اپنے دوست کا نمبر پیسٹ کر دیں اور پلس + کا نشان ہٹا دیں لگا دیں۔اب اس تصویر کی واٹس ایپ پروفائل پکچر پر پیسٹ کریں اور اس کی پروفائل امیج بدل جائے گی۔

☆☆☆☆

Websites:

،www.alislam.org, www.mta.tv
www.askahmadiyyat.org,
www.proceedings1974.org

(انٹرنیٹ کمیٹی صدر انجمن احمدیہ)

بزمِ خواتین

پیاری قارئین مصباح! خوش رہیں۔ سلامت رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عید الاضحیٰ کی حقیقی خوشیاں مبارک کرے۔ آمین

قربانی کا اصل مدعا رضائے الٰہی ہے۔ قربانی کئی قسم کی ہوتی ہے خواہشات کی قربانی، مال اور اولاد کی قربانی وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور قرب کا حصول کوئی آسان امر نہیں انسان میں عجیب عجیب خواہشات پیدا ہوتی رہتی ہیں ہمارے دل میں دنیا سے دوری اور خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کا جذبہ ہو اور اس کے مطابق ہم خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اپنے ہاتھ اپنی زبانیں اور دل کے اندر آنے والے خیالات کو ناپاک اور شر انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچائیں۔ اور قربِ الٰہی کو پانے کی خاطر اپنے جان، مال وقت اور اولاد کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہوئے اپنی خواہشات کو خدا تعالیٰ کے حضور قربان کر دیں عید الاضحیٰ بھی ہمیں یہی سبق سکھاتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم انسان حضرت ابراہیمؑ نے قربانی کی ایک ایسی مثال قائم فرمائی جو رہتی دنیا تک اس کے بندوں کے لئے ایک نمونہ اور نصیحت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیں قربانی کی اصل روح اور فلسفہ سمجھاتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ ''ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ قربانی اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنی ہے۔ خدا تعالیٰ جو تمہارے اندر تقویٰ قائم کرنے کے لئے تم سے قربانی مانگتا ہے...... یہ گوشت اور خون جو تم نے جانور کو ذبح کر کے حاصل کیا ہے اور بہایا ہے اگر یہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے سے مقصد سے خالی ہے، تقویٰ سے خالی ہے تو اللہ تعالیٰ کو تو ان مادی چیزوں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ ظاہری قربانی کر کے قربانی کی روح پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جب تم جانوروں کو ذبح کرو تو تمہیں یہ احساس ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک حکم پورا کروانے کے لئے اس جانور کو میرے قبضہ میں کیا ہے اور میں نے اس کی گردن پر چھری پھیری ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابراہیمؑ کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق دی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی کی اس جانور کو ذبح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں اس کے حکم پر عمل کرنے والا بنوں اس قابل ہوا کہ اس پر عمل کر سکوں۔ اس نے مجھے توفیق دی کہ میں اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنے والوں میں شامل ہوا تو اللہ فرماتا ہے کہ جب اس نیت سے قربانی کر رہے ہو گے تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے قربانی کرو گے تو یہ قربانی مجھ تک پہنچے گی...... یہ روح ہے جس کے ساتھ اللہ کے حضور قربانیاں پیش ہونی چاہئیں۔

(خطبہ عید الاضحیہ 21 جنوری 2005ء)

بھرپور ناشتہ......جسم کا ایندھن

مثل مشہور ہے کہ صبح کا ناشتہ بادشاہوں کی طرح، دوپہر کا کھانا وزیروں کی طرح اور رات کا کھانا غریبوں کی طرح۔

دراصل صبح کا ناشتہ ایک ایسا طاقت ور ذریعہ ہے جو دن بھر میں پیش آنے والے مختلف چیلنج اور مسائل سے نپٹنے کے لئے طاقت اور توانائی فراہم کرتا ہے۔ ایک مکمل اور بھرپور ناشتہ جسم کا ایندھن کہلاتا ہے اس لئے کہ اس کی بدولت ہی انسان دن بھر چاق و چوبند اور چست رہتا ہے۔ جو لوگ ناشتہ کرنے کے عادی نہیں ہوتے ان کے جسمانی اور اعصابی نظام میں سستی طاری ہونے لگتی ہے۔ اس لئے اس کی اہمیت کو کسی طرح بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جو افراد ناشتہ نہیں کرتے وہ بہت سی بیماریوں خاص طور سے مٹاپے اور دماغی امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ہمارے ہاں لگے بندھے فارمولے کے تحت ناشتہ کیا جاتا ہے یعنی انڈہ، پراٹھا، مکھن، ڈبل روٹی جیم اور توس وغیرہ لیکن اگر خود کو چاق و چوبند رکھنا ہے تو ذرا ہٹ کے بعض چیزیں اپنے ناشتہ میں شامل کر کے دیکھیں۔

اس سے نہ صرف آپ اپنے لگے بندھے معمول کو تبدیل کر سکیں گے بلکہ آپ کی صحت پر بھی اس کے مثبت اثرات نظر آئیں گے۔

دلیہ: یہ فائبر سے بھرپور ہونے کی بنا پر ذائقہ دار اور سہل ترین ناشتہ ہے۔ آپ اسے ملائی اترے ہوئے دودھ کے ساتھ بھی استعمال کر سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ پھلوں اور سبزیوں کے ساتھ ملا کر بھی کھایا جاتا ہے۔ اس میں کیلوریز کی مقدار انتہائی کم ہوتی ہے۔ نیز اس کے کوئی منفی اثرات بھی نہیں ہوتے۔

کیلا: پوٹاشیم حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس لئے اسے آپ اپنے ناشتے میں ملک شیک کے طور پر استعمال کر سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ کم چکنائی والے دہی کے ساتھ ملا کر بھی کھایا جا سکتا ہے۔ کیلے میں اگر شہد اور ملائی اترے ہوئے دودھ کو شامل کر کے ایک آئس کریم فلیور ڈیزرٹ بنالی جائے، یہ تو نہایت صحت بخش اور منفرد ناشتا ثابت ہوگا۔ کیلا توانائی سے بھرپور پھل ہے۔ سخت محنت و مشقت کے بعد اگر کیلا کھا لیا جائے تو فوراً توانائی بحال ہوتی ہے اور یہ آپ کو تازہ دم کر دیتا ہے۔ فائبر کا

خزانہ ہونے کی بنا پر یہ پھل نظام ہاضمہ کو بھی بہتر بناتا ہے، اس میں شامل دیگر معدنی اجزا جسم میں خون کے دباؤ کو معتدل رکھتے ہیں۔ اس لئے جو افراد بلند فشار خون (ہائی بلڈ پریشر) کا شکار رہتے ہیں، انہیں چاہئے کہ وہ اپنے ناشتے میں کیلے کا استعمال رکھیں۔

گندم: میں قدرتی طور پر بے شمار غذائی اجزا موجود ہوتے ہیں۔ اس میں کاربوہائیڈریٹ کی مقدار سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ اپنے ناشتہ کے لئے آپ گندم سے کئی قسم کی چیزیں تیار کرسکتی ہیں۔ لیکن بھاری اور چکنائی میں بنے ہوئے پراٹھے صحت کے لئے مضر ثابت ہوتے ہیں۔ اس کی جگہ اگر آپ پتلے اور چھوٹے پھلکے بنالیں۔ اس کے ساتھ کوئی بھی موسم کی سبزی کی بھجیا بنا کر رول تیار کرسکتی ہیں۔

انڈے: ناشتہ کے لئے تقریباً ہر گھر میں کھائے جاتے ہیں۔ انڈہ ایک بہت ہی صحت بخش غذا ہے۔ جس میں ڈائٹری کولیسٹرول پروٹین اور وٹامن ڈی کے ساتھ ساتھ کیلشئیم کی بھی خاصی مقدار پائی جاتی ہے۔ سہولت یہ ہے کہ اسے کئی مختلف طریقوں سے بنایا جاسکتا ہے۔ ہاف فرائی، سادہ آملیٹ، خاگینہ وغیرہ۔

دہی: گاؤں، دیہاتوں میں دہی سے ناشتہ سب سے اہم مانا جاتا ہے۔ دہی پروٹین اور کیلشئیم کا سب سے بڑا ذریعہ ہے آپ اسے گھر میں بھی جما سکتی ہیں۔ بالائی اُترے دودھ کا دہی کم کیلوریز پر مشتمل ہوتا ہے اور اس میں چکنائی کی مقدار بھی کم ہوتی ہے۔

گریپ فروٹ: وزن کم کرنے کے لئے بہترین ہے۔ ناشتے میں اگر آدھا گریپ فروٹ کھالیا جائے تو وزن میں نمایاں کمی واقع ہونے لگتی ہے۔ اس لئے یہ ان افراد کے لئے بہترین ہے جو موٹاپے کا شکار ہیں اور اپنے بڑھتے ہوئے وزن پر قابو پانا چاہتے ہیں۔ یہ پھل انسولین کے ساتھ شوگر لیول کو بھی متوازن رکھتا ہے۔ اس لئے ذیابیطس کے مریض اس کا استعمال آسانی سے کرسکتے ہیں بلکہ کرنا چاہئے۔

ناشتے میں ہمیشہ کافی پر چائے کو ترجیح دیں کیونکہ چائے زیادہ مفید ہے۔ خواہ سبز ہو یا کالی اس میں کیلوریز نہیں ہوتیں۔ چائے ہمیں تازہ دم اور چست کرتی ہے اور سبز چائے ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بہترین سمجھی جاتی ہے۔ وزن بھی کنٹرول میں رکھتی ہے۔

☆☆☆☆

آزما کر تو دیکھیں

☆ کاٹیج چیز یعنی گھریلو پنیر بنانا بہت آسان ہے۔ململ کے باریک اور صاف کپڑے میں دہی ڈالیں اور کپڑے پر گرہ لگا کر کہیں لٹکا دیں ۔ جب پانی مکمل طور پر نکل جائے تو چیز تیار ہو جائے گا۔

☆ آلو کا پراٹھا بیلتے وقت عموماً آلو کا آمیزہ باہر نکل جاتا ہے اگر اس آمیزے کے اوپر اور چاروں طرف تھوڑا سا بھنا ہوا بیسن یا بریڈ کرمز چھڑک دیں تو آمیزہ باہر نہیں نکلے گا اور پراٹھے کے کنارے بھی بند رہیں گے۔

☆ خستہ پوریاں بنانے کے لئے آٹے میں تھوڑا سا بیسن اور سوجی بھی شامل کریں۔

☆ ہرے دھنیے کی چٹنی کو غذائیت سے بھر پور بنانے کے لئے اس میں مونگ پھلی، ناریل، بادام یا کوئی بھی ڈرائی فروٹ شامل کر لیں۔

☆ پاستا اُبالنے کے بعد اس کا پانی ضائع مت کریں یہ پاستا ساس (souse) بنانے میں استعمال ہو سکتا ہے۔

☆ سوجی کا حلوہ بناتے وقت اگر اس میں تھوڑا سا بیسن ڈال دیا جائے تو رنگت خوشنما اور ذائقہ مزیدار ہوگا۔

☆ کوکونٹ ملک (milk) تمام رات فریج میں رکھیں تو اس کے اوپر ہلکی سی چکنائی کی تہہ جم جاتی ہے۔ اس چکنائی کو مٹن یا چکن فرائی کرتے وقت استعمال کر کے دیکھیں ذائقہ دوبالا ہو جائے گا۔

☆ قیمہ پکانے کے دوران قیمے میں ایک ثابت گاجر شامل کر دیں اس طرح قیمے میں موجود تمام فالتو چربی گاجر میں جذب ہو جائے گی۔

☆ کیلے اگر تھوڑے سے کچے ہوں تو انہیں فریج میں کچھ دن رکھ دیں چھلکا تو کالا ہو جائے گا مگر پھل ٹھیک رہتا ہے۔

☆ دیسی باداموں کی گریاں مٹھی بھر پیس لیں پھر اس میں حسب ضرورت دودھ اور بیسن شامل کر کے لئی سی بنا لیں۔ چہرہ اچھی طرح دھو کر اسے چہرے پر ملیں چند دنوں میں ہی رنگ صاف ہو جائے گا اور گرمی اور لو کے اثرات بھی نہیں رہیں گے۔ اسی طرح ایک حصہ دودھ اور تین حصے پانی ملا کر کیوبز بنا لیں۔ کیوب کو کسی ململ کے کپڑے میں لپیٹ کر آہستگی سے چہرے پر ملیں ٹھنڈک کے احساس کے علاوہ لو اور تپش سے پیدا شدہ سیاہی بھی دور ہو جائے گی۔ (بشکریہ روزنامہ مشرف 3 مئی 2016ء)

دارالاماں کی آرزو

قریہ بہ قریہ کوبکو
دلکش نظارے چار سو

لمحہ بہ لمحہ قربتیں
بندہ و آقا دو بدو

اک خوبرو کے شہر میں
بٹتے رہے جام و سبو

حمد و ثنا صبح و مسا
ربّ الوریٰ کی جستجو

یہ سارے رنگ ہوتے سوا
ہم تم جو ہوتے رو برو

نہ تھا یہ حال خستہ جاں
باقی تو سب تھا ہو بہو

دل میں مچلتی رہ گئی
دارالاماں کی آرزو

ماں کی دُعاؤں جیسا

زیست کی دھوپ میں اک شخص ہے چھاؤں جیسا
اس کا ہونا ہے بہاروں کی ہواؤں جیسا

اس نے اندر کے اندھیروں کو اُجالے بخشے
پیاسی روحوں کو، وہ ساون کی گھٹاؤں جیسا

جب کبھی بھی کسی مشکل نے ہمیں آ گھیرا
مجھ کو وہ شخص لگا، ماں کی دعاؤں جیسا

اس کی عادت ہے، جلائے گا محبت کے چراغ
گرچہ دشمن کا روّیہ ہے ہواؤں جیسا

جب بھی وہ ہونٹ ہلے نور کی برسات ہوئی
اس کا ہر قول ہے سورج کی شعاعوں جیسا

غیر ممکن ہے کہ دکھلا دے نمونہ کوئی
اک خلافت سے کروڑوں کی وفاؤں جیسا

اجوائن

اجوائن گھریلو طور پر کاشت کی جاتی ہے اس جڑی بوٹی کا تعلق پودینے کے خاندان سے ہے۔ یہ نہ صرف سالن کا ذائقہ بڑھاتی ہے بلکہ ایک بہترین اینٹی آکسیڈنٹ اور جراثیم کش بھی ہے۔

اجوائن عام طور پر ہر گھر کے کچن میں موجود ہوتی ہے۔ اسے چند خصوصی ڈشوں میں استعمال کیا جاتا ہے جیسے کہ حیدرآبادی بینگن اور اچاری گوشت وغیرہ۔

اجوائن کی چند خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

وٹامن کے (K) کا حصول: اجوائن سے جسم کو وٹامن کے (K) حاصل ہوتا ہے جو کہ ہڈیوں کی نشو ونما کے لئے اہم ہے اس کے علاوہ وٹامن کے (K) خون کو جمنے نہیں دیتا۔

جراثیم کش: اجوائن سے جلد کو انفیکشن سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ اجوائن کے استعمال سے سر درد، نزلہ زکام، گلے کی سوزش اور کھانسی جیسی بیماریاں جلدی ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ نزلہ زکام میں اگر گرم پانی میں اجوائن کے تیل کے دو قطرے ڈال کر 4 سے 5 روز تک پیا جائے تو اس سے کافی فائدہ ہوگا۔ ایک تحقیق کے مطابق اجوائن کا تیل MRSA نام کے ایک جان لیوا جراثیم کو مارنے کی طاقت رکھتا ہے۔ یہ تیل سیال اور بھاپ دونوں صورتوں میں اس جراثیم کو مار سکتا ہے۔

سوزش دور کرنا: اجوائن درد اور سوزش میں فائدہ پہنچاتا ہے۔ اجوائن کا تیل جلد میں جذب ہو کر ہڈیوں اور جوڑوں تک پہنچاتا ہے۔ پٹھوں کی سوزش، کسی کھیل کے دوران لگنے والا زخم اور گٹھیا جیسے مسائل کو دور کرنے کے لئے یہ تیل انتہائی مفید ہے۔

سینے کی جلن: اجوائن سینے کی جلن اور تیزابیت میں فوری آرام پہنچاتی ہے۔ آدھا چھوٹا چمچا اجوائن اور ایک چمچا سبز چائے کی پتی کو ایک گلاس پانی میں ابال لیں۔ اس کے دن میں دو بار استعمال سے نہ صرف معدے کی تیزابیت دور ہوگی بلکہ موٹاپا یا سوجن بھی کم ہو جائے گی۔

کیڑوں کے کاٹنے پر: اگر کوئی کیڑا کاٹ لے تو فوراً وہاں اجوائن کا تیل لگا لیں۔ اس کے علاوہ کیڑوں سے محفوظ رہنے کے لئے آپ اسے پہلے بھی اپنے ہاتھوں اور پاؤں پر لگا سکتے ہیں۔ اسے پکنک وغیرہ پر جانے سے پہلے اپنے جسم پہ لگا لیں اور خود کو کیڑوں وغیرہ سے محفوظ رکھیں۔ اگر کوئی کیڑا کاٹ بھی لے تو اس کا زہر جسم میں نہیں پھیلے گا۔

غرض یہ کہ اس کے لاتعداد فائدے ہیں اس لئے اسے اپنی غذا کا لازمی حصہ بنائیں۔

(بحوالہ دنیا 24 اپریل 2016ء)

مضمون نگاروں سے

گزارش

مضمون نگاروں سے درخواست ہے کہ مضامین بھجواتے وقت درج ذیل امور کا خاص خیال رکھیں۔

☆مضمون خود لکھنے کی کوشش کریں اور کسی دوسرے کی تحریر ''مرسلہ'' لکھ کر ہرگز نہ بھجوائیں۔

☆نظم، غزل اپنی لکھی ہو تو بھجوائیں دوسرے شاعروں کی نظمیں اپنے نام سے نہ بھجوائیں۔

☆صفحے کے صرف ایک طرف لکھیں۔

☆دائیں طرف چوڑا حاشیہ کم از کم ڈیڑھ انچ ضرور چھوڑیں۔

☆اوور رائیٹنگ ہرگز نہ کریں۔ یعنی لفظ کو لکھ کر اسی کو درست نہ کریں بلکہ کاٹ کر نیا لفظ تحریر کریں۔

☆پرانے اور تاریخی واقعات کی صورت میں ماخذ کا حوالہ ضرور دیں۔

☆حوالے دیتے ہوئے کتاب کا نام، مصنف کا نام، تاریخ اشاعت، صفحہ نمبر اور پبلشر کا نام ضرور درج کریں نیز یہ کہ کون سا ایڈیشن ہے۔

☆مضمون کی نقل اپنے پاس رکھیں۔

ایک اہم گزارش

مجالس/ حلقہ صدرات سے درخواست ہے کہ ''مصباح'' میں اشاعت کی غرض سے بھجوائے جانے والے مضامین پڑھنے کے بعد ان پر اپنے دستخط ضرور کیا کریں۔ نیز مضامین پر دستخط کرنے سے قبل مضامین خود پڑھ کر تسلی کرلیں کہ مصباح کے معیار کے مطابق ہیں بھی یا نہیں۔ کوشش کریں کہ صرف سماجی اور اصلاحی مضامین بھجوائے جائیں۔ لمبے لمبے مقالات، مذہبی کتابی معلومات، اقوال زریں اور اکابرین کے اقتباسات وغیرہ نہ بھجوایا کریں۔

اسی طرح مشہور شاعروں کی غزلیں، اور نظمیں بھجوانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ ان چیزوں پر کوئی نمبر نہیں دیئے جاتے۔ تاہم مصباح کی اعانت، توسیع اور خریداران میں اضافہ کی کوشش قابل تحسین اقدام متصور ہوگا۔

(از طرف ادارہ مصباح)

میں تری خاک سے لپٹا ہوا اے ارض وطن !!

دانش بہت خوش تھا۔ اپنے وطن پاکستان کا ویزا کیا لگا اس کی تو دلی مراد پوری ہوگئی۔ نو سال بعد وہ اپنوں سے ملے گا۔ امی، بھائی، بہن سب کے لئے قیمتی تحائف لے کر پیکنگ بھی شروع کر دی۔ کل صبح دانش کی فلائٹ تھی اسے خوشی کے مارے نیند ہی نہیں آ رہی تھی اپنا وطن اور وطن کی مٹی کی خوشبو، میرا گاؤں پتہ نہیں اب کیسا ہوگا وہ سوچنے لگا۔ وہ لہلہاتے ہوئے کھیت، ہرے بھرے سایہ دار درخت، کھلی فضا اور تازہ ہوا ٹن، ٹن بھینسوں کے گلے میں بندھی گھنٹیوں کی آوازیں اس کے کانوں میں گونجنے لگیں۔ پرانی اور سہانی یادیں بار بار اس کے دماغ پہ دستک دے رہی تھیں۔ مگر صبح فلائٹ تھی اس لئے الارم لگا کر سو گیا۔ صبح آلارم بجنے سے پہلے ہی دانش اٹھ چکا تھا۔ نہا دھو کر تیار ہوا۔ ادھر فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس نے فون کان سے لگایا اور جلدی جلدی چیزیں سمیٹنے لگا۔ بھائی میں بچہ نہیں ہوں۔ مجھے آج بھی ہر سڑک ہر گلی یاد ہے۔ آپ نہ آنا میں خود آ جاؤں گا۔ دانش نے فون جیب میں رکھا۔ پاسپورٹ اور کاغذات چیک کیے۔ کمرے پر نظر ڈالی۔ اور نکلتے نکلتے آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر ستائش بھری نظر سے خود کو دیکھا۔ اور تالا لگا کر روانہ ہوگیا۔ جہاز میں سیٹ سنبھالنے کے بعد سے ہی وہ اپنے وطن کی یادوں میں کھو چکا تھا۔۔ وطن کی سرزمین پر پاؤں رکھتے ہی اس کا دل چاہا کہ مٹی کو بوسہ دے۔ ائرپورٹ سے نکلتے ہوئے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ بازو پھیلا کر ایسے انگڑائی لی جیسے ان تمام مناظر کو بازوؤں میں قید کر کے گلے سے لگا لے گا۔ صاحب چلنا ہے؟؟ پیچھے سے آواز آئی۔ ٹیکسی ڈرائیور کی آواز پر وہ چونکا۔ ڈرائیور سامان لے کر ڈکی میں رکھنے لگا اور ٹیکسی سٹارٹ کرتے ہوئے پوچھا کس شہر جانا ہے صاحب؟ فیصل آباد۔۔ بس جلدی پہنچا دو۔۔ فکر نہ کریں صاحب ڈرائیور مسکرا کے بولا۔ ایک گھنٹے بعد وہ اڈے پہ تھے۔ کرایہ دے کر دانش فیصل آباد جانے والی کوچ میں سوار ہوگیا جو تیار کھڑی تھی۔ کوچ میں ذرا پیچھے سیٹ ملی۔ ساتھ ایک ضعیف سے بزرگ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے۔ دائیں طرف اور پیچھے والی سواری ابھی نہیں آئی تھی۔ دانش نے اپنا سوٹ کیس سیٹ کے نیچے اور ہینڈ بیگ اپنے سامنے رکھ لیا۔ دل بے چین تھا کہ پلک جھپکتے میں گھر پہنچ جاؤں۔ خدا خدا کر کے وہ دونوں سواریاں آئیں۔ یہ دونوں اونچے لمبے بڑی مونچھوں والے مرد تھے۔ انہوں نے ساتھ بیٹھتے ہی اچھی طرح دانش کا جائزہ لیا۔ کوچ چل پڑی سفر شروع ہوگیا۔ دانش نے اخبار نکالا جو ائیرپورٹ سے خریدا تھا۔ اور پڑھنے لگا۔ کس جگہ سے آئے ہیں سر؟ ساتھ والے مسافر نے پوچھا۔۔۔ تھائی لینڈ سے۔۔ دانش نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ ایک نظر اس پہ ڈال کر پھر اخبار پر نظریں جمالیں۔ کافی فاصلہ طے ہو چکا تھا کوچ اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔ سریہ

بسکٹ لیں گے؟ پچھلی سیٹ سے مونچھوں والے شخص نے کہا۔نہیں شکریہ مجھے نہیں چاہیے۔ وہ شخص اصرار کرنے لگا تو دانش نے پیچھے منہ کر کے اپنی بات پہ زور دیا بھائی مجھے نہیں پسند۔آپ کھائیں۔اسی لمحے ساتھ والے اس کے ساتھی نے اپنے بیگ سے ایک پیکٹ نکال کر دانش کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔سر یہ بسکٹ بہت زبردست ہیں۔اپنے ملک کی چیز بھی کھا کر دیکھیں۔دانش نے نہ چاہتے ہوئے بھی ایک بسکٹ پکڑ لیا اور ایک ہاتھ سے اخبار دیکھنے لگا۔بسکٹ منہ میں ڈال کر وہ اپنا اصول توڑ رہا تھا۔کہ سفر میں کسی سے کچھ لے کر نہیں کھانا۔سر اور لیں گے؟؟ ساتھ والے نے بڑے احترام سے پوچھا۔۔ نہیں نہیں بہت شکریہ آپ کھائیں۔ابھی آدھا گھنٹہ بھی نہیں گزارا تھا کہ دانش کو نیند آنے لگی۔مگر کیوں؟ اتنا وقت تو نہیں ہوا کہ نیند کے جھونکے آئیں۔اُف سر چکرا رہا ہے مجھے کیا ہو رہا ہے۔وہ بے چینی سے سوچنے لگا۔مگر اگلے لمحے اس کی سوچیں گم ہوگئیں۔ہیلو ہیلو۔۔آنکھیں کھولیں۔آپ میری آواز سن رہے ہیں ناں؟ یہ آواز کبھی پاس سے سنائی دیتی کبھی دور جاتی محسوس ہو رہی تھی۔بیٹا اپنا نام تو بتاؤ؟ کہاں رہتے ہو؟ کوئی نمبر یاد ہے تو بتاؤ؟ دانش نے پوری طاقت سے انگلی کے اشارے سے بھائی کا نمبر لکھا۔پھر ہوش نہ رہا۔ہوش تب آیا جب کسی کا ہاتھ اس کے چہرے اور بالوں پر قدرے بیقراری سے حرکت کر رہا تھا۔اب کی بار اس نے پوری آنکھیں کھول کر دیکھا۔بھائی کا چہرہ دیکھتے ہی جیسے اس کی توانائی بحال ہوگئی سوکھے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی مجھے کیا ہوا؟ کیا میں فیصل آباد پہنچ گیا ہوں؟ دانش نے پورا زور لگا کر پوچھا۔ جسے اس کے بھائی نے کان قریب لا کے سنا۔بھائی بتانا نہیں چاہ رہے تھے مگر دانش کے اصرار پہ بتایا کہ تم فیصل آباد نہیں بلکہ جھنگ پہنچ گئے ہو۔کیا کیسے؟؟ وہ چیخنے کی کوشش میں صرف ہونٹ ہلا سکا۔تم نے کوئی تیز نشہ والی کوئی چیز کھا لی تھی۔یہاں ہاسپٹل میں کوئی تمہیں بے ہوشی کی حالت میں چھوڑ گیا تھا۔ڈاکٹر نے تمہارا معدہ واش کیا ہے۔تم ایک دن بعد ہوش میں آئے ہو۔شکر خدا کا ہوش آ گیا۔دانش گم سم ہو کر سن رہا تھا۔اسے سب یاد آ گیا۔یہ سب اس بسکٹ کا کمال تھا۔اور میرا سامان؟ سامان اور تمہارا پرس چوری ہو گئے۔ بھائی نے دانش کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بتایا۔دانش کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

لفافہ

افسر تلاوت کرتے ہوئے زور سے چیخا۔۔خاموش۔ احترام کرو۔خدا کا کلام پڑھ رہا ہوں۔ ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ اچانک سامنے سے آنے والے بڑی بڑی آنکھوں اور اونچی مونچھوں والے شخص نے کرسی پہ بیٹھے ہوئے میز کے نیچے سے خاکی لفافہ اسے دیا۔اب افسر کی ساری توجہ اس لفافے پہ تھی۔قرآن پاک بند کر کے اس نے چور نگاہوں سے اِدھر اُدھر دیکھا۔تمام لوگ احتراماً سر جھکائے اپنے کام میں مشغول تھے۔کمرے میں اب صرف لفافے کی چڑ چڑاہٹ کی آواز تھی۔

حسنِ انتخاب

ہوئی عید سب نے پہنے طرب وخوشی کے جامے
نہ ہوا کہ ہم بھی بدلیں یہ لباسِ سوگواراں

جس میں بھی ڈھل گئی اسے ماہتاب کر گئی
میرے لہو میں ایسی بھی اک روشنی تو ہے

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

اے دوست ہم نے ترکِ تعلق کے باوجود
محسوس کی ہے تیری ضرورت کبھی کبھی

ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں
سکوں محال ہے قدرت کے کار خانے میں

تیری وفا سے کیا ہو تلافی کہ دہر میں
تیرے سوا بھی ہم پہ بہت سے ستم ہوئے

عشق وہ کارِ مسلسل ہے کہ ہم اپنے لئے
ایک لمحہ بھی پس انداز نہیں کر سکتے

ترکِ تعلقات پہ رویا نہ تو نہ میں
یہ کیا کہ چین سے سویا نہ تو نہ میں

پسِ مرگ میرے مزار پر جو دیا کسی نے جلا دیا
اسے آہ دامنِ باد نے سرِ شام ہی سے بجھا دیا

بچھڑا ہے جو اک بار تو ملتے نہیں دیکھا
اس زخم کو ہم نے کبھی سلتے نہیں دیکھا

سایہ سایہ ایک پرچم دل پہ لہرانے کا نام
اے مسیحا تیرا آنا زندگی آنے کا نام

ٹوٹے ہوئے مکاں ہیں مگر چاند سے مکیں
اس شہرِ آرزو میں اک ایسی گلی بھی ہے

وہ دوستی تو خیر اب نصیبِ دشمناں ہوئی
وہ چھوٹی چھوٹی رنجشوں کا لطف بھی چلا گیا

انداز ہو بہو تری آوازِ پا کا تھا
دیکھا نکل کے گھر سے تو جھونکا ہوا کا تھا

بزمِ ناصرات

پیاری ناصرات! خوش رہیں۔ پھلیں پھولیں۔

گرمیوں کی چھٹیوں کا خوب لطف اٹھایا۔ بڑے مزے کئے گھومی پھری بھی ہوں گی۔ بقرعید کی خوشیاں بھی اب ساتھ ہی منا رہی ہوں گی۔ لیکن یہ تو بتائیں سکول کے کام کا کیا ہوا؟ امید ہے وقت پر پورا کر لیا ہوگا۔ آخر کو احمدی بچیاں ہیں۔ وقت کی پابندی سے اپنے مختلف کام کرنا ہمارا شعار ہے۔ آپ کو یاد ہی ہوگا حضرت اقدس کا یہ قول کہ ''تیرا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا'''' تو بس اسی کو اپنا لائحہ عمل بنالیں کہ ہمیں وقت کسی بھی صورت میں ضائع نہیں کرنا۔ اور ہاں اس دوران حضور انور کو خط تو ضرور لکھے ہوں گے دیکھیں آپ کی ایک ساتھی نے آپ کے لئے کچھ ضروری باتیں لکھ کر بھیجی ہیں وہ آپ کو سناتے ہیں۔

دعائیہ خطوط کی اہمیت

پیاری ساتھیو! زندگی خوشیاں اور غم کے جذبات کا مجموعہ ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہر وقت حضور انور سے رابطہ میں رہیں۔ خلیفہ وقت سے مضبوط تعلق رکھنے کے لئے خط لکھنے کے علاوہ ان کی صحت اور لمبی عمر کے لئے دعا کریں۔ اور حضور انور کے فرمودات پر عمل کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔ باقاعدگی سے خط لکھتے رہنے سے ہمارے دلوں میں خلافت سے قربت بڑھے گی اور ایک براہ راست تعلق پیدا ہوگا۔

حضور اقدس کے لئے لکھے گئے دعائیہ خط جماعت کے لئے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ اور ان کی اہمیت اور ان خطوط کا اثر تقریباً سب نے اپنی زندگی میں خود دیکھا ہے اور دعائیں کیسے قبول ہوتی ہیں یہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ایک واقعہ سنیے۔ چند ماہ پہلے کی بات ہے کہ میرے پیارے دادا جان بہت بیمار تھے۔ ان کے گردوں کا مسئلہ ہوگیا تھا اور ڈاکٹرز بھی بہت پریشان ہوگئے تھے کیونکہ بظاہر ٹھیک ہونے کی کوئی امید نہ تھی۔ دادا جان نے اپنی صحت یابی کے بارہ میں حضور اقدس کی خدمت میں ہفتہ میں دو بار خط لکھنے کو کہا۔ سب نے اپنے اپنے طریقے سے حضور کو خط لکھنے شروع کر دیئے۔ ساتھ ساتھ علاج بھی چل رہا تھا۔ یقین کریں کہ دادا جان صحت یاب ہونے لگے اور اب وہ پہلے سے کافی بہتر ہو گئے ہیں۔ خلیفہ وقت کی دعاؤں میں بہت اثر ہوتا ہے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم باقاعدگی سے حضور انور کی خدمت میں خط لکھا کریں۔ خلافت سے اپنا زندہ اور پختہ رشتہ قائم کریں خدا ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆☆

آمین ۔ صاحبزادی امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ

کلام اللہ میں سب کچھ بھرا ہے
یہ سب بیماریوں کی اک دوا ہے
یہی اک پاک دل کی آرزو ہے
یہی ہر متقی کا مدعا ہے
یہ جامع کیوں نہ ہو سب خوبیوں کا
کہ اس کا بھیجنے والا خدا ہے
جو اس کی دید میں آتی ہے لذت
وہ سب دنیا کی خوشیوں سے سوا ہے
جو ہے اس سے الگ حق سے الگ ہے
جو ہے اس سے جدا حق سے جدا ہے
ہمیں حاصل ہے اس سے دیدِ جاناں
کہ قرآں مظہر شانِ خدا ہے
حفیظہ جو مری چھوٹی بہن ہے
نہ اب تک وہ ہوئی تھی اس میں رنگیں
ہوئی جب ہفت سالہ تو خدا نے
یہ پہنایا اسے بھی تاج زریں
کلام اللہ سب اس کو پڑھایا
بنایا گلشن قرآ ن کا گل چیں
خدا نے ہم کو دی ہے کامرانی
فسبحان الذی اوفی الامانی

(از کلام محمود)

تلاوت قرآن کریم کے آداب

☆ قرآن مجید کو وضو کر کے پڑھا جائے۔

☆ قرآن مجید کی تلاوت شروع کرنے سے

☆ پہلے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا چاہئے۔

☆ قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر اور صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھیں۔

☆ باقاعدگی کے ساتھ قران مجید کی تلاوت کریں۔

☆ قرآن مجید کی تلاوت خشوع وخضوع کے ساتھ کریں۔

☆ جب کوئی قرآن مجید پڑھ رہا ہو تو شور نہیں مچانا چاہئے۔ نہ کوئی بات کرنی چاہئے بلکہ قرآن مجید کی تلاوت کے دوران خاموش رہیں اور پوری توجہ کے ساتھ سنیں۔

☆ قرآن مجید کو حفظ کرنے کی طرف توجہ دیں اور اس کی تعلیم پر عمل کریں۔

☆ ہمیشہ قرآن کریم کی عزت و احترام ذہن میں رہنا چاہئے۔

ذرا مسکرائیں

راہ گیر (لڑکے سے): کیوں میاں! کیا ابھی تک کھویا ہوا نوٹ تلاش کر رہے ہو؟

جی نہیں، نوٹ تو میرے چھوٹے بھائی کو مل گیا ہے۔ لڑکے نے کہا۔

راہ گیر نے حیرت سے پوچھا: پھر اب کیا تلاش کر رہے ہو؟

لڑکے نے کہا: چھوٹے بھائی کو۔

☆☆☆☆

مریض (ڈاکٹر سے): مجھے ہچکیاں بہت آتی ہیں۔

ڈاکٹر: کوئی یاد کرتا ہوگا۔

مریض: مجھے یاد کرنے والے سب مر گئے ہیں۔

ڈاکٹر: لیکن میں تو ابھی زندہ ہوں۔

☆☆☆☆

استاد شاگرد سے: جس آدمی کو سنائی نہ دے اس کو انگلش میں کیا کہیں گے۔

شاگرد: جو مرضی کہہ لیں اس کو سنائی نہیں دے گا۔

☆☆☆☆

بچہ باپ سے: ابو اگر میں پاس ہو گیا تو آپ کیا کریں گے۔

باپ: میں خوشی سے پاگل ہو جاؤں گا۔

بچہ: بس اسی ڈر سے میں فیل ہو گیا۔

☆☆☆☆

فرق تلاش کریں

رنگ بھریں اور مرغی کو چوزوں تک پہنچائیں

واقفین نو کے ساتھ مجلس سوال و جواب

سوال: ایک واقف نو بچے نے سوال کیا میرا سوال ہے، ہم لوگ جن کی وفات ہو جائے ان کو زمین میں ہی کیوں دفناتے ہیں؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
''زمین میں دفناتے ہیں تو مرنے والوں کا کوئی نہ کوئی عزت واحترام ہونا چاہئے۔(دین حق) میں ایک تصور ہے کہ عزت واحترام سے اس کو زمین میں دفن کر دو اور وہاں ایک نشان لگا دو جس سے علم ہو کہ یہاں کون دفن ہے۔ پھر اس قبر پر جا کے دعائیں پڑھتے رہو۔ اب کچھ عرصہ کے بعد زمین میں تو وہ چیز نہیں رہ سکتی۔ جس کو بھی دفنایا جاتا ہے وہ مٹی ہی بن جائے گا۔ یہ قانون قدرت ہے کہ ایک وقت میں آ کے سب کچھ مٹی میں مل جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے جہاں قبرستان میں ہم دفناتے ہیں اس میں ہزاروں قبریں پہلے ہی بن چکی ہوں۔ جہاں تم گھر بناتے ہو ان جگہوں پر قبرستان ہوں۔ تو بہر حال یہ ایک عزت واحترام کے لئے اور ایک یاد کے لئے اور قبر پر جا کر دعا کرنے کے لئے دین حق یہ طریق کار ہے۔ اب ہر قوم اپنے مردوں سے عزت واحترام سے پیش آنا چاہتی ہے۔ عیسائی ہیں وہ دفناتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ عزت واحترام اسی میں ہے کہ انہیں جلا دیں تا کہ اس کی راکھ کو بند کر کے ایک جگہ رکھ لیں تو ان کے نزدیک وہ زیادہ احترام ہے۔ اسی طرح اب پارسی لوگ ہیں ان کی عزت یہ ہے کہ انہوں نے بڑے بڑے اونچے مینارے بنائے ہوتے ہیں اور وہاں ایک گرل (grill) سی لگی ہوتی ہے اس کے اوپر لگا کے اپنے مردے رکھ دیتے ہیں۔ وہاں کوّے۔ چیلیں آ کے ان کو کھاتے رہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہی احترام ہے کہ اس سے اللہ کی مخلوق اس کے مرنے کے بعد بھی فائدہ اٹھا رہی ہے۔ تو ایک احترام کا تصور ہے اپنے اپنے انداز کے مطابق ہر ایک مذہب نے رکھا ہوا ہے۔ (دین حق) یہ کہتا ہے کہ بہترین یہی چیز ہے کہ اس کو زمین میں دفناؤ اور قرآن کریم نے بھی یہی تعلیم دی ہے۔''

سوال: ایک واقف نے عرض کیا کہ جب انسان مرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے گھر جاتا ہے تو جسم ویسا ہی رہتا ہے جیسا اب ہے؟

جواب: اس پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
''جسم تو تمہارا زمین میں دفن ہو جاتا ہے۔ روح اوپر چلی جاتی ہے۔ جب روح اوپر چلی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک نیا جسم دیتا ہے اور جب تک اللہ چاہے اس جسم میں رہنا ہے۔ یا جہنم میں رہنا ہے۔ سزا کاٹنی ہے یا جنت میں جانا ہے۔ اس کے فیض پانے ہیں۔ یہ جو دنیا کا جسم ہے یہ یہیں رہ جائے گا۔ اگلے جہاں میں نیا جسم ملے گا اور روح یہی ہوگی۔

سوال: ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جب ہم وفات

پائیں گے اور ہماری روح اوپر چلی جائے گی تو ہم اللہ میاں کو دیکھ سکیں گے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
''اللہ تعالیٰ سے جب سوال جواب ہوں گے تو ظاہر ہے کس صورت میں دیکھتے ہو کیا شکل ہے اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کس طرح دکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں سوال جواب کروں گا، وہ پوچھے گا۔ وہ کہے گا اگر تم نے اچھے کام کئے ہوئے ہیں تو چلو جنت میں جاؤ۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک لمبی حدیث ہے جس میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو جہنم سے نکالے گا پھر ایک نظارہ دکھانے کے لئے سامنے لائے گا۔ پھر اگلا step ہوگا اور پھر اگلا step اس کے بعد پھر جنت کے دروازے پہ پہنچے گا۔ تو پھر بندہ کہے گا اللہ تعالیٰ یہاں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آرہی ہیں تو یہ نظارہ بھی دکھا دیا اور یہ بھی دکھا دیا۔ بالکل دروازے پہ لے گیا یوں میں جھانک کر اندر بھی دیکھ رہا ہوں۔ لوگ موجیں کررہے ہیں تو تھوڑا سا اندر جاکے اور قریب سے دیکھ لوں؟ تو اللہ تعالیٰ ہنس کے کہے گا جاؤ تمہیں زیادہ شوق ہے تو چلو تمہیں بخش دیا جاؤ چلے جاؤ جنت میں۔ تو یہ لمبی حدیث ہے اس کا میں نے خلاصہ بتا دیا ہے۔

سوال: ایک واقف نو نے سوال کیا کہ حضور اتنا زیادہ جماعت کے لئے کام کرتے ہیں آپ کے پاس free time ہوتا ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہاں اگر سوتا ہوں تو free time ہوتا ہے تو سوتا ہوں۔ کام تو ہوتے ہیں لیکن اسی کام میں سے کبھی کبھی وقت نکالنا پڑتا ہے۔ کبھی سال میں ایک دو دفعہ ایک آدھ دن کے لئے outing بھی کرنی پڑتی ہے۔ مجھے shooting کا شوق ہے تو میں کبھی کبھی دو تین گھنٹے کے لئے shooting پر چلا جاتا ہے۔

سوال: ایک واقف نو نے سوال کیا کہ اگر حضور انور کو پاکستان میں رہنے کی اجازت ہو تو حضور کہاں رہنا زیادہ پسند کریں گے۔ انگلینڈ یا پاکستان میں؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
''پاکستان میں رہنے کی اجازت دلوا دو پاکستان چلا جاؤں گا۔ پاکستان میں رہنے کی اجازت تو مجھے ہے لیکن پاکستان میں رہ کر نہ تو میں نمازیں پڑھا سکتا ہوں نہ خطبہ دے سکتا ہوں۔ نہ وہ کام کر سکتا ہوں جو میرے فرائض میں شامل ہیں۔ اس لئے ...... جب بھی حالات بہتر ہوں گے اور جس خلافت کے دور میں بھی ہوں گے اللہ بہتر جانتا ہے تو میرے خیال میں کچھ عرصہ خلیفۃ المسیح پاکستان جایا کرے گا۔ یا مجھے موقع ملے تو میں جاؤں گا۔ لیکن دنیا کے نظام میں اور جس طرح احمدیت میں وسعت پیدا ہو چکی ہے اور یہ ملک جو زیادہ developed ہیں، سوائے اس کے کہ پاکستان اتنا develop ہو جائے جتنا یورپ ہے تو پھر پھر کچھ عرصہ وہاں رہیں گے اور باقی یہاں سے دیکھ کے دنیا کنٹرول کرنا بہتر ہے، صحیح طرح سب کے ساتھ رابطے رکھنا زیادہ مناسب ہوگا۔ تو میرا خیال یہ ہے کہ کیونکہ اب انگلینڈ میں ایک base بن چکی ہے اور زیادہ کام یہیں سے ہی ہوگا۔ لیکن قادیان اور پاکستان آنا جانا رہے گا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہمیں UK میں بھی اپنا مرکز وسیع کرنا پڑے۔

(بمقام جرمنی)

طنز و مزاح

بیماریِ دل نے آخر کام تمام کیا

ایک زمانہ تھا جب ہمیں اس بات پر حیرت ہوتی تھی کہ کیسے ایک بھلے چنگے آدمی کو بیٹھے بیٹھے دل کا دورہ پڑتا ہے اور وہ چشم زدن میں اللہ کو پیارا ہوجاتا ہے۔

جب ہم کسی اخبار میں اس قسم کی خبر پڑھتے ......''نو بجے تک وہ دوستوں کی محفل میں چہچہا رہے تھے۔ دس بجے اچانک ان کے سینہ میں درد اٹھا۔ڈاکٹر کو فون کیا گیا لیکن اس سے پہلے کہ ڈاکٹر ان کے ہاں پہنچتا وہ چل بسے'' ......تو بڑے حیران ہوکر کہتے تھے بڑے جلد باز نکلے ڈاکٹر کی آمد کا انتظار تو کر لیتے، شاید وہ انہیں بچا ہی لیتا اور پھر یہ بھی کیا کہ ذرا سا درد ہوا اور مر گئے۔ نازکی کی بھی حد ہوتی ہے۔

ہمیں یاد ہے ایک مرتبہ ہم نے کسی اخبار میں پڑھا امراض دل کے فلاں ماہر سامعین کو بتا رہے تھے کہ دردِ دل روکنے کے لئے کیا تدابیر کرنا چاہئیں کہ اچانک ان کے اپنے دل میں درد ہونے لگا وہ لڑکھڑا کر اسٹیج پر گر پڑے اور اسی وقت ان کی موت ہوگئی۔ ہمیں یہ خبر سن کر انگریزی کی وہ کہاوت یاد آگئی۔ جس میں کہا گیا ہے''ڈاکٹر! مریضوں کا علاج کرنے سے پہلے اپنا علاج تو کرلو!''

یہ وہ زمانہ تھا جب ہمیں دل کا دورہ نہیں پڑا تھا۔ جب ہم کہا کرتے تھے لوگ دل کے دورے سے نہیں بلکہ خوف سے کہ انہیں دل کا دورہ پڑا ہے جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ ورنہ دل کا دورہ کوئی ایسا خطرناک مرض نہیں۔ پھر وہ دن بھی آگیا جب ہمیں دل کا دورہ پڑ گیا۔ یک لخت ہمارے سینہ میں درد اٹھا جو لحظہ بہ لحظہ تیز ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ چند لمحوں کے بعد ہمیں محسوس ہونے لگا کہ ہمارے سینے کو کسی فولادی شکنجے میں کس دیا گیا ہے۔ ہمارے چہرے کا رنگ روئی کی طرح سفید ہوگیا جی متلانے لگا اور ٹھنڈے پسینے چھوٹنے لگے۔ ایسی حالت میں بھی خدا جانے ہمیں

فراق گورکھپوری کا یہ مصرع کیسے یاد آ گیا:

؎ وہ درد اٹھا فراق کہ میں مسکرا دیا

ہم نے دل میں کہا'' فراق صاحب! وہ درد سینہ میں نہیں گھٹنے میں اٹھا ہوگا۔ مزا تو تب تھا کہ وہ سینے میں اُٹھتا اور آپ پھر بھی مسکراتے۔''

ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ اس نے ہمیں دیکھ کر اس قسم کی اداکاری کی جیسے دل کا دورہ ہمیں نہیں اسے پڑا ہے۔ جب اس کے ہوش وحواس ذرا ٹھکانے ہوئے تو اس نے بڑی دھیمی آواز میں کہا۔'' میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔ انہیں جلد از جلد بڑے ہسپتال لے جاؤ، حالت بہت نازک ہے۔'' ہمیں ہسپتال پہنچایا گیا جہاں ڈاکٹر نے ''پیتھے ڈین'' کا ٹیکہ لگایا۔ درد تھم گیا اور ہم پر غنودگی طاری ہو گئی۔ تھوڑی دیر میں یہ خبر سارے شہر میں پھیل گئی کہ ہمیں دل کا دورہ پڑا ہے۔ پھر کیا تھا جسے دیکھو اپنا ضروری سے ضروری کام چھوڑ کر ہمارا حال پوچھنے چلا آ رہا ہے۔ ڈاکٹر نے ہمارے کمرے کے باہر نوٹس لگا دیا کہ 'مریض کو پریشان نہ کیا جائے' مگر وہ تیماردار ہی کیا جو مریض کو پریشان نہ کرے! جب حال پوچھنے والوں کو ہم سے ملاقات کرنے کی اجازت نہ ملی تو وہ ہمارے بیوی اور بچوں کا دماغ چاٹنے لگے'' دورہ کب پڑا؟ کیا بچنے کی کوئی امید ہے؟ ہوش میں ہیں یا بے ہوش پڑے ہیں؟ ڈاکٹر کیا کہتا ہے؟ کیا آکسیجن دی جا رہی ہے؟ کیا رشتہ داروں کو بذریعہ تار مطلع کر دیا گیا؟''

ہمارے کچھ مہربان ایسے بھی تھے جو ہر گھنٹے بعد پتہ کرنے آتے تھے کہ مریض کا اب کیا حال ہے۔ دراصل وہ کوئی خوشخبری سننے کے لئے تشریف لاتے تھے لیکن یہ جان کر کہ مریض ابھی تک زندہ ہے، ان کی تمام اُمیدوں پر پانی پھر جاتا۔ ان میں سے ایک جب بارہویں بار ہمارا حال پوچھنے آیا تو ہماری بیوی نے جل کر کہا'' ان کی حالت نازک ضرور ہے لیکن وہ کم از کم آج نہیں مریں گے۔ آپ بار بار آنے کی تکلیف نہ کیجئے۔''

کچھ دن گھر پر آرام کرنے کے بعد ہمیں چلنے پھرنے کی اجازت دی گئی۔ اب جب بھی ہم سیر کو جاتے، لوگ کرید کرید کر پوچھتے کہ سینے میں درد تو نہیں ہوتا؟ چلتے وقت سانس تو نہیں پھول جاتا؟ نبض ڈوبتی ہوئی تو محسوس نہیں ہوتی؟ چکر تو نہیں آتا؟ آنکھوں کے آگے اندھیرا تو نہیں چھا جاتا؟ ہم ان تمام سوالوں کا جواب نفی میں دیتے۔ انہیں بڑی مایوسی ہوتی۔ بظاہر وہ کہتے'' خدا کا شکر ہے۔ اس نے بڑا کرم کیا ہے۔'' لیکن بباطن یہ کہہ رہے ہوتے'' اللہ رے اس کی سخت جانی! اتنا بڑا دورہ بھی اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکا۔''

ایک برس بعد ہمارے احباب کو شک ہونے لگا کہ

ہمیں دل کا نہیں کسی اور چیز کا دورہ پڑا تھا۔ اب جب ان سے ملاقات ہوتی تو وہ سوال کرتے" کیا آپ کو سو فیصد یقین ہے، آپ کو دل ہی کا دورہ پڑا تھا؟ کیا وہ ڈاکٹر جنہوں نے آپ کا علاج کیا تھا، امراض دل کے ماہر تھے یا معمولی ڈاکٹر؟ اگر وہ دل کا دورہ تھا تو اس کے بعد آپ کو پھر کبھی یہ دورہ کیوں نہیں پڑا؟"

؎ وہ ارماں جو نہ نکلے دشمنی سے
نکالے جا رہے ہیں دوستی میں

سنا ہے ہمارے گھر سے واپس جاتے وقت وہ آپس میں اس قسم کی باتیں کرتے ہیں: "ہم نے تو سمجھا تھا کہ دل کا دوسرا دورہ ہوگا۔ یہ تو محض زکام نکلا۔ اجی بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ آج نہیں تو کل انہیں دل کا دوسرا دورہ ضرور پڑے گا۔"

"دوسرا دورہ عموماً جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔"

"ہوتا تو ہے اگر آدمی ان کی طرح ڈھیٹ نہ ہو۔"

"حضرت! اس کے آگے کسی کی ڈھٹائی نہیں چلتی۔"

آپ کو شاید علم ہوگا، میر تقی میر کو جب دل کا دوسرا دورہ پڑا تھا، انہوں نے سر تسلیم خم کرتے ہوئے یہ شعر موزوں کیا تھا:

؎ اُلٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماریٔ دل نے آخر کام تمام کیا

(کنہیالال کپور)

ہنسنا منع ہے

☆ ایک بار کسی وجہ سے مرزا غالب کو انگریز حکومت نے گرفتار کر لیا۔ جب مرزا غالب قید سے چھوٹ کر آئے تو میاں کالے خاں صاحب کے مکان میں آکر رہنے لگے۔

ایک روز میاں صاحب کے پاس بیٹھے تھے کہ کسی نے چھوٹنے کی مبارکباد دی۔ مرزا نے کہا: "کون قید سے چھوٹا ہے! پہلے گورے کی قید میں تھا اب کالے کی قید میں ہوں۔"

....

☆ جوش ملیح آبادی ایک دفعہ گرمی کے موسم میں مولانا ابوالکلام آزاد سے ملاقات کے لئے ان کی کوٹھی پر پہنچے۔ وہاں ملاقاتیوں کا ایک جم غفیر پہلے سے موجود تھا۔ کافی دیر تک انتظار کے بعد بھی ملاقات کے لئے باری نہ آئی تو انہوں نے اُکتا کر ایک چٹ پر یہ شعر لکھ کر چپڑاسی کے ہاتھ مولانا کی خدمت میں بھجوایا۔

؎ نامناسب ہے خون کھولانا
پھر کسی اور وقت مولانا

مولانا نے یہ شعر پڑھا تو زیر لب مسکرائے اور فوراً جوش صاحب کو اندر بلا لیا۔

☆☆☆☆

طب وصحت

چند اہم طبی سوالات کے جوابات

سوال: Vit.D3 کی کمی کیوں ہوتی ہے اور بچوں میں موٹاپا اور پھولا ہونے کی وجہ کیا ہے؟

جواب: وٹامن D کی کمی اس لئے ہوتی ہے کیونکہ ہم دھوپ میں نہیں جاتے دن کے وقت گھروں کے اندر رہتے ہیں اور باہر نکلتے وقت سن سکرین کا استعمال کرتے ہیں اس کے باعث جلد میں موجود Vit.D3 کے Vit.D precurson بنانے میں ناکام رہتے ہیں اس لئے اس کی مقدار جسم میں کم ہو جاتی ہے۔

بچوں میں موٹاپے کی وجہ junk food ہے ورزش نہ کرنا دن بھر کمپیوٹر پر گیمز کھیلنا اور بیٹھ کر پڑھنا اس سے جسمانی ورزش نہیں ہوتی جس سے موٹاپے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اکثر بچوں کو ڈاکٹر سٹیرائڈ دے دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں اور جسم میں پانی اکٹھا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے ان بچوں کے جسم پھولے ہوتے ہیں۔ مرغیوں کو بھی آجکل سٹیرائڈ کے انجکشن لگائے جاتے ہیں ان کے گوشت کا کثرت سے استعمال ہوتا ہے جو ہڈیوں کو کمزور کرتا ہے اور جسم کو پھلاتا ہے۔

سوال: کیا جوڑوں کے مسلہ کا حل ڈائٹ سے ہوسکتا ہے کیونکہ ہماری اکثر خواتین جوڑوں کے مسائل کا شکار ہیں؟

جواب: جوڑوں کے مسائل کے لئے سب سے پہلے تو وزن کم کریں۔ عمر کے ساتھ ساتھ ہڈیاں ٹوٹتی ہیں اور کھردری ہو جاتی ہیں۔ لسی والا مکھن، نہاری، انڈے کی زردی پائے اور دودھ کا استعمال ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ پائے میں جو جیلی ہوتی ہے وہ ہڈیوں کو دوبارہ ٹھیک ہونے میں مدد دیتی ہے۔ اگر مہینے میں دو بار پائے اور نہاری وغیرہ کھاتے رہنا چاہئے۔ کولیسٹرول پر کوئی اثر نہیں پڑتا اپنی غذا کو اس طرح متوازن کریں کہ اگر کوئی بھاری کھانا کھایا ہے تو اگلے وقت میں کوئی ہلکی چیز کھالیں۔

سوال: سبز چائے کب اور کتنی مقدار میں مفید ہے؟

جواب: سبز چائے صبح سویرے لیں یا دونوں کھانوں کے درمیان۔ اس کو زیادہ نہیں پکانا چاہئے اس سے اس کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔ پودینے کی چند پتیوں پر گرم پانی ڈالیں اور پتیاں نکال لیں اس سے بھی بہت مفید سبز

جائے بنتی ہے۔

سوال: کیا ذیابیطس کے مریض شہد کا استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر شہد کا استعمال Balance کر کے کیا جائے تو نقصان نہیں ہوتا بشرطیکہ اس کے ساتھ چینی استعمال نہ کی جائے شہد خون کو پتلا کرتا ہے اور اس کی روانی میں مدد کرتا ہے۔

سوال: بچی کھانا نہیں کھاتی کیا کیا جائے؟

جواب: بچوں کے لئے کھانوں کو مزیدار بنائیں۔ تنوع اور ورائیٹی پیدا کریں۔ ان کو سمجھائیں کہ جو بچے رات کو روٹی نہیں کھاتے ان کے قد نہیں بڑھتے اور وہ کمزور رہ جاتے ہیں۔ رات کو روٹی اور ایک گلاس دودھ بچے کی نشوونما اور قد بڑھانے کے لئے بہت مفید ہے۔

سوال: وزن کم کرنے کے لئے اسپغول کتنا مفید ہے؟

جواب: وزن کم کرنے کے لئے اسپغول ضرور فائدہ دیتا ہے اس کا استعمال رات کے وقت کرنا چاہئے۔

سوال: Vit.D.A خوراک میں کن چیزوں سے لی جا سکتی ہیں؟

جواب: مچھلی اور دودھ میں A.D پائی جاتی ہے لیکن وٹامن D کا بڑا ذریعہ آپ کی جلد ہے۔ جو لوگ دبلے ہوتے ہیں ان میں وٹامن D کم ہوتی ہے کیونکہ ان کے جسم میں fat کی مقدار کم ہوتی ہے۔ D.3 کا استعمال ہمیشہ ٹیسٹ کروا کر اور ڈاکٹر کے مشورے سے ہی کریں۔

سوال: ہمارے یہاں درد کی گولیوں کا استعمال بہت عام ہے۔ اس بارہ میں کچھ بتائیں۔

جواب: کبھی کبھار کی بات اور ہے مگر pain killer کا مستقل استعمال مناسب نہیں کیونکہ ان سے بالآخر معدے کا السر پیدا ہو جاتا ہے۔ اس السر کے علاج کے لئے مزید دوائیں استعمال کرنا پڑتی ہیں جو اکثر و بیشتر گردوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

سوال: ہمارے یہاں (Self medication) یعنی اپنے طور پر دوائیں استعمال کرنے کا بھی بے حد رواج ہے۔ طبی نقطہ نگاہ سے اس بارہ میں کچھ بتائیں۔

جواب: (Self medication) تو ایک طرف ہمارے یہاں تو عیادت اور مزاج پرسی کے لئے آنے والے بھی اپنے نادر اور آزمودہ نسخوں سے بیمار کو نوازتے یا خوفزدہ کرتے رہتے ہیں۔ ہر مریض کا مزاج اور کیفیت اور مرض کی نوعیت الگ ہوتی ہے۔ ضروری نہیں کہ کسی دوسرے کی استعمال شدہ دوا آپ کے لئے کارگر ہو۔ بغیر کسی ڈاکٹری مشورہ کے نہ تو خود سے اور نہ کسی اور کی بتائی ہوئی ادویات استعمال کرنی چاہئیں۔ اور نہ ہی ان کی مقدار کم یا زیادہ کرنی چاہئے۔

یادِ رفتگان

میری پیاری نانی جان

2 جنوری 2016ء کی شام تھی جب میری نانو حلیمہ طاہرہ اہلیہ ماسٹر عبدالسمیع خان صاحب کو ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے فالج اور برین ہیمبرج کا اٹیک ہوا۔ مجھے ہرگز معلوم نہ تھا کہ اس وقت جب انہوں نے میرا نام پکارا تو وہ ان کے آخری الفاظ ثابت ہوں گے۔ کچھ دن ہسپتال رہنے کے بعد 5 جنوری 2016ء کو آپ کی وفات ہوگئی۔

6 جنوری 2016ء کو آپ کی نماز جنازہ مکرم ناظر اعلیٰ صاحب نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصیہ تھیں۔

آپ نے ایک لمبا عرصہ ہیپا ٹائٹس جیسی بیماری کا مقابلہ کیا مگر آخری وقت تک خود چل پھر لیتی تھیں۔ ہمیشہ دعا کیا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ آزمائش اور محتاجی کی زندگی نہ دینا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی۔

اس آنگن میں جب سے میں نے آنکھ کھولی۔ آپ کا ہنستا مسکراتا گھر کے کاموں کے ساتھ بھی دعا میں محو پیارا چہرہ آنکھوں کے سامنے پایا۔ میرے نانا جان مکرم ماسٹر عبدالسمیع خاں صاحب کو چونکہ ملازمت کی وجہ سے مختلف جگہوں پر رہنا پڑا تو میری نانو نے زندگی کے ہر موڑ پر ہر طرح کے حالات میں ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ اسی دوران آپ کو صدر لجنہ اماء اللہ سمندری اور نگران علاقہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔

آپ ہر کسی سے پیار اور شفقت سے پیش آنے والی دلوں میں گھر کرنے والی اور سلیقہ مند اور نیک خاتون تھیں۔ جماعتی کتب کے مطالعہ کا بہت شوق رکھتی تھیں اور اکثر بیماری کی حالت میں بھی آپ کو مطالعہ کرتے پایا جاتا۔

ہماری والدہ صاحبہ ملازمت کرتی ہیں اس لئے ہمیں اور میرا بھائی بچپن سے لے کر اب تک نانو کے پاس ہی رہے۔ لاڈ میں تربیت کے نرالے انداز سے انہوں نے ہماری پرورش کی اور عشق کی حد تک ہمیں پیار دے کر وہ حقوق بھی ادا کرگئیں جو ان کے فرائض میں بھی شامل نہ تھے۔ دن کے بیشتر لمحات دعا میں ہی گزرتے۔ ہر کسی کے ساتھ بہت پیار کا سلوک تھا۔ دوسروں کے مسائل سن کر پریشان ہو جاتیں اور ان کے لئے دعا کرتیں۔ آپ کی وفات پر جو لوگ آئے وہ آپ کی خوش اخلاقی کا ثبوت دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ میری نانی جان کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے نیز درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ آمین

میری پیاری امی جان

میری پیاری امی جان مکرمہ امتہ الرؤف صاحبہ اہلیہ ریاض احمد باجوہ میر پور خاص سندھ (حالیہ جامعہ احمدیہ جونیئر) 16 جنوری 2016ء کو اس دنیا سے رحلت فرمائی گئیں۔

میری امی جان سات سال میر پور خاص میں سندھ کی صدر لجنہ رہیں بلکہ میر پور خاص میں لجنہ کا کام عملی طور پر میری امی جان نے ہی شروع کروایا تھا۔ تربیتی کلاس پر ربوہ لڑکیوں کو لے کر خود بھی آئیں اور بعد میں دوسری عہدداران کو بھی بھیجا۔ ان کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو راہ ہدایت ملی۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی عملی تصویر تھیں۔ پورے ضلع سے نو مبائعین میری امی کے پاس ملنے آتے۔ ان کا بہت خیال رکھتیں اور مدد کرتیں۔ صدر کے بعد بھی بہت سے عہدوں پر کام کیا۔

آخری چھ ماہ ربوہ میں گزارے۔ بیماری کے باوجود کانپتے ہاتھوں سے میر پور خاص کی تاریخ لکھ کر گئیں۔ آخری دم تک جماعتی کاموں کو اولیت دی۔ کوئی نہیں جو کہہ سکے کہ میری والدہ نے کبھی کسی سے تلخ کلامی کی ہو۔ بلکہ لوگوں کی بدکلامی اور باتیں سن کر بھی چپ ہو جاتیں۔ اپنے بیگانے ہر ایک سے محبت کرتیں۔ بہوؤں سے بھی بہت پیار کا سلوک تھا۔ بیٹیوں سے بڑھ کر ان سے پیار کیا۔ آخری بیماری میں بھی ان کی یہی کوشش ہوتی کہ اپنے کام کسی سے کہنے کی بجائے خود کریں۔

میری والدہ ایم اے تھیں۔ ٹیچر، ہیڈ مسٹریس اور پھر سب ڈویژنل ایجوکیشن آفیسر رہیں۔ گھر، جماعتی کام اور اپنی ملازمت ہر کام دلچسپی سے کرتیں۔ بہت باہمت اور صبر والی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ آمین

پیاری دادی جان

میری پیاری دادی جان بشریٰ بیگم صاحبہ ایک ایسی ہستی تھیں جس میں ایک خدمت گزار بیٹی اور بہو نیک اور فرمانبردار بیوی، شفقت و محبت کرنے والی ماں ٹوٹ کر پیار کرنے والی دادی جان، پیار اور خیال کرنے والی ساس اور نہ جانے کتنے ہی ان دیکھے رنگ ان میں موجود تھے۔

آپ تہجد گزار اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت باقاعدہ کرتیں۔ رمضان المبارک میں اعتکاف پر بھی بیٹھتیں۔ آپ بہت خوش اخلاق اور ملنسار تھیں۔ مہمانوں کے آنے پر ہمیشہ بسم اللہ کہتیں اور خلوص اور محبت سے ملتیں۔ مسائل کو ہمیشہ صبر و حوصلے سے برداشت کرتیں۔ رزق کی بہت قدر کرتیں کبھی ضائع نہ کیا اور ہمیں بھی اس کی قدر کرنے کی تلقین کرتیں۔

15 جولائی 2007ء کو آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ ہم نے انہیں ہمیشہ ثابت قدم اور شکر کرنے والا پایا۔ آج بھی ان کا ہنستا مسکراتا چہرہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب پیدا ہونے والے بچوں کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک بخت خادم دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے والے تمام بچوں کو کامیابیاں مبارک کرے اور ترقیات عطا کرے۔ تمام رشتوں کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ کرے۔ سب کے مقاصد عالیہ کو پورا فرمائے اور دینی و دنیوی حسنات سے وافر حصہ عطا فرمائے آمین۔

ولادت

ولادت کی خوشی میں درخواستِ دعا:

لاہور: (دارالذکر) میمونہ احسن صاحبہ۔

سرگودھا: (شہر) ریحانہ پرویز صاحبہ۔ نادیہ آصف صاحبہ

راولپنڈی: (بیت العطاء) عشرت رانا صاحبہ۔

سیالکوٹ: صادقہ طاہرہ صاحبہ۔

آمین وکامیابی

جن بہنوں نے آمین و کامیابی کی خوشی میں اعانت دی ہے ان کے نام درج ذیل ہیں:

لاہور: (دارالذکر) عالیہ اعلیٰ صاحبہ۔

سندھ: (کنری) دیبرہ نصیر صاحبہ۔

راولپنڈی: (بیت العطاء) بشریٰ آصف صاحبہ۔

احمد نگر: رفعت محبوب صاحبہ۔

فیصل آباد: (گارڈن کالونی) سینہ فضل صاحبہ۔

نکاح وشادی

جن بہنوں نے نکاح وشادی کی خوشی میں اعانت دی ہے ان کے نام درج ذیل ہیں:

ربوہ: (دارالصدر) امتہ العزیز عابدہ صاحبہ۔

سندھ: (کنری) ساجدہ رحیم صاحبہ۔

ڈیرہ غازی خان: (تونسہ شریف) طاہرہ مظفر صاحبہ۔

حیدرآباد: (بشیر آباد) ملیحہ نثار صاحبہ۔

لندن: سیدہ منصورہ صاحبہ۔

متفرق

دینی ودنیاوی ترقیات کے لئے درخواستِ دعا:

منڈی بہاؤالدین: مجلس شاہ تاج، ربینہ کریم الدین صاحبہ، شفقت احمد محمود صاحب، راشدہ ظہیر الدین صاحبہ، فرزانہ مجیب صاحبہ، نورین سلطان چیمہ صاحبہ۔ ربیعہ کریم الدین صاحبہ، راشدہ ظہیر الدین واہلہ صاحبہ، عابدہ محسن

باجوہ صاحبہ۔

سرگودھا: (شہر) رفعت پرویز صاحبہ، صفیہ حق نواز صاحبہ، رضوانہ عثمان صاحبہ، فرحانہ حفیظ صاحبہ، روبینہ نصیر سیال صاحبہ، منصورہ خالد بھلی صاحبہ، منصورہ طفیل صاحبہ، سلمٰی بشریٰ صاحبہ۔ نصرت محمود صاحبہ، صائمہ شفیق صاحبہ، ممبرات لجنہ اماء اللہ۔

لاہور: (دارالذکر) عندلیب وحید صاحبہ، عمرانہ عمر صاحبہ، بشریٰ مبشر صاحبہ، ممبرات حلقہ شاد باغ، چاہ میراں، دارالذکر۔

اسلام آباد: نسیم رفیق صاحبہ برائے اسیران راہِ مولیٰ، ساجدہ شریف صاحبہ، صباحت حفیظ صاحبہ، امۃ النصیر صاحبہ عالیہ شفیق صاحبہ، نگہت ضیاء صاحبہ، سیکرٹری تجنید۔

راولپنڈی (بیت العطاء) طیب زاہرہ صاحبہ، عائشہ ناصر صاحبہ، امۃ الجمیل صاحبہ، ثوبیہ صاحبہ، (چمن آباد و شیخ بھانہ) ممبرات حلقہ (واہ کینٹ) روبینہ محمود صاحبہ۔

☆☆☆☆

جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے
پھر گالیوں سے کیوں ڈرتے ہو دل جلتے ہیں جل جانے دو

منجانب

کریم نگر 1 دارالفضل فیصل آباد

شاھد الیکٹرک سٹور

پروپرائیٹر: میاں فیاض احمد

گول امین پور بازار فیصل آباد B/703 پیپلز کالونی نمبر 1

خدا کرے سجود کا سرور بھی نصیب ہو
خدا کرے کہ لذّتِ قیام بھی ہمیں ملے
خدا کی بارگاہ میں ہر ایک شب گداز ہو
حسین صبح، مسکراتی شام بھی ہمیں ملے

ازطرف
لجنہ اماء اللہ ضلع فیصل آباد

worldwide express
HOOVERS
Service like never before
کورئیر اینڈ کارگو سروس
لاہور کے بعد اب راولپنڈی، اسلام آباد اور مضافات میں بھی سروس کا آغاز یو کے، جرمنی، یورپ، دوبئی، آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا اور پوری دنیا میں کہیں بھی سامان و کاغذات بھجوانے کے لئے رابطہ کریں آپ کی ایک فون کال پر پک کی سہولت فراہم کی جائے گی۔
بلال احمد انصاری: 0321-4866677-0333-6708024-04237428400-0514341232
(ان نمبرز کے علاوہ کسی نمبر پر رابطہ کیا گیا تو کمپنی ذمہ دار نہ ہوگی)
لاہور آفس ایڈریس: دکان نمبر 24-25,PMA ٹریڈ سنٹر بالمقابل کیمپ جیل فیروز پور روڈ لاہور
راولپنڈی و اسلام آباد آفس ایڈریس:
دکان نمبر B-3 پیرس پلازہ مین ڈبل روڈ خیابان سرسید سیکٹر II نزد گرلز کالج راولپنڈی

خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم) کا مشہور دواخانہ

مطب حمید (رجسٹرڈ)

(بذریعہ ڈاک علاج کی سہولت موجود ہے)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہمارے ہاں ان امراض کا مکمل علاج ہوتا ہے۔

اولاد کا نہ ہونا ★ پیدا ہو کر فوت ہو جانا ★ امید کا نقصان ★ ورم ★ لیکوریا ★ اٹھرا ★ کمزوری نوجوان لڑکوں کی بیماریاں ★ شادی شدہ حضرات کی کمزوریاں ★ بچوں کا سوکھا پن ★ کھانسی لڑکے نہ ہونا ★ خرابی ماہواری ★ اندرونی کمزوری اور خرابیاں ★ غیر شادی شدہ لڑکیوں کی بیماریاں ★ دمہ ★ ٹی بی ★ بواسیر ★ دماغی کمزوری ★ شوگر ★ گرمی ★ گیس ★ ہائی بلڈ پریشر وغیرہ

برانچیں

فیصل آباد — عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011

ربوہ — (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011

سرگودھا — 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011

ہیڈ آفس — مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com

Since 2007

LEARN German LANGUAGE

By

German **Lady** Teacher

صرف خواتین کے لیے

Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

شاہی طبیب حضرت حکیم نورالدین کا چشمہ فیض

مشہور دواخانہ 1911ء سے مصروف خدمت

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحم سے بے اولاد، نرینہ اولاد۔ مرض اٹھرا۔ اُمید کا نقصان ہو جانا، ورم رحم۔ لیکوریا۔ ہر قسم کے نسوانی امراض۔ بچوں کا سوکھا پن۔ بواسیر۔ مردوں کا بانجھ پن وغیرہ کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔

(بذریعہ ڈاک علاج کی سہولت موجود ہے)

طب یونانی اینڈ ہومیو فزیشن لیڈی ڈاکٹر
(ماہر امراض نسواں)

یاسمین جان بنت حکیم عبدالحمید اعوان

9۔ جوہر ویو (نزد ٹبہ دربار آخری سٹاپ وفاقی کالونی)
نیو کیمپس لاہور 042-35301661-8499281
0300-4674269 - 0312-5301661

monthly

Misbah

September 2016

Regd #FR-5 C.NAGAR

Editor:Mirza Khalil Ahmad Qamar